تم مجھ سے مانگو، میں تمہاری دعا قبول کرونگا (القرآن)

کامیابی کی کنجیاں

اردو ترجمہ مَفَاتِيحُ الفَرَج

جس میں دنیا و آخرت کے تمام مسائل و پریشانیوں کا آسان حل بتلایا گیا ہے۔

مؤلف
شیخ محمد صدیق منشاوی

مترجم
مولوی محمد عرفان، کراچی

تم مجھ سے مانگو، میں تمہاری دعا قبول کرونگا (القرآن)

کامیابی کی کنجیاں

اردو ترجمہ

مَفَاتِیحُ الْفَرَج

جس میں دنیا و آخرت کے تمام مسائل و پریشانیوں کا
آسان حل بتلایا گیا ہے۔

مؤلف

شیخ محمد صدیق منشاوی

مترجم

مولوی محمد عرفان

تفصیلات

کتاب کا نام : کامیابی کی کنجیاں

مؤلف : شیخ محمد صدیق منشاوی

مترجم : مولوی محمد عرفان

تعداد اشاعت : ایک ہزار (۱۰۰۰)

بارِ اشاعت : اوّل

سن اشاعت : ۲۰۱۶ء ، ۱۴۳۶ھ

ناشر : **حرا پبلکیشن** پنویل، نئی ممبئی

قیمت : 100/-

ملنے کا پتہ

ادارۂ اسلامیات

(۳۶ محمد علی روڈ، ممبئی ۳ ، انڈیا) Ph: 022-23435243

حرا پبلکیشن

تعارف... مقاصد... سرگرمیاں

"**حرا پبلکیشن**" کسی کی ذاتی مِلک نہیں، بل کہ یہ ادارہ "وقف للہ" ہے۔ الحمد للہ ادارے کو مستند علماء کرام اور مفتیانِ عظام کا مشورہ اور علمی تعاون حاصل ہے۔

ادارے کا مقصد یہ ہے کہ:

۱۔ علمائے حق کی ضخیم کتابوں سے امت کی دینی ضرورت کے مطابق چھوٹے کتابچے تیار کیے جائیں تا کہ ہر ایک کے لیے خریدنا اور پڑھنا دونوں آسان ہو۔

۲۔ امت کی دینی ضرورت کے پیشِ نظر، عام فہم کتابیں، مختلف زبانوں میں شائع کی جائیں، تا کہ دینی بیداری کے ساتھ ساتھ، دین کے تمام شعبوں کا علم حاصل کرنا بھی ہر ایک کے لیے آسان ہوسکے۔

"حرا" کی کتابیں طباعت کے اعلیٰ معیار کے مطابق، عمدہ کاغذ اور خوبصورت سے خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں، تا کہ دینی کتابوں کا باطنی اور ظاہری حسن دونوں باقی رہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ "**حرا پبلکیشن**" کی کتابیں عوام وخواص میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جارہی ہیں، معیاری طباعت کی وجہ سے کتابیں کچھ مہنگی تو ضرور ہوتی ہیں، مگر اہلِ ذوق پسند کرتے ہیں اور اہلِ دل دعائیں دیتے ہیں۔

گزارش ہے کہ آپ بھی "**حرا**" کی کتابوں کے خریدار بنیں، خود پڑھیں، علماء کرام اور پڑھنے والے دوست واحباب کو ہدیۃً پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ادارے کو ہر شر سے بچا کر ہر طرح کی ترقیات سے نوازے اور تمام معاونین کے لیے دنیا وآخرت کا ذخیرہ بنائے۔ (آمین)

احبابِ حرا

اپنی بات

ربِّ کائنات نے ہر انسان میں یہ چاہت رکھی ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر جگہ کامیاب و کامران دیکھنا چاہتا ہے، ہر وقت خوشحال رہنا چاہتا ہے۔ مصیبتوں اور پریشانیوں سے اس کا جی گھبراتا ہے اور وہ جلد از جلد ان سے نجات چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو خوش دیکھنا چاہتا ہے؛ اسی لیے اس نے اپنی شانِ ربوبیت کے ناطے جہاں انسانوں کی دیگر ضرورتوں کی پورا فرمایا ہے وہاں ''پریشانیوں سے جلد چھٹکارا پانے'' کی اس فطری چاہت کی تکمیل کا ذریعہ بتلا کر بھی احسانِ عظیم فرمایا ہے۔

اور ''خوشحالی کے حصول اور مصیبتوں سے نجات'' کا وہ یقینی ذریعہ ''دعا'' ہے۔ چنانچہ کنز العمال کی ایک روایت میں ارشادِ نبوی ہے ''اَلدُّعَا تُدْفِعُ الْبَلَایَا'' کہ دعا بلاؤں کو ٹال دیتی ہے۔ معلوم ہوا کہ دعا بلاؤں اور مصیبتوں سے حفاظت کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اسی لیے حاکم کی ایک روایت میں دعا کو ''مومن کا ہتھیار'' قرار دیا گیا ہے کہ جس طرح ظاہری ہتھیار سے اس دار الاسباب میں انسان دشمنوں اور نقصان کی چیزوں سے اپنی حفاظت کرتا ہے، اسی طرح ''دعا'' ایک ایسا روحانی محفوظ و خاموش ہتھیار ہے کہ انسان کا کام بھی ہو جاتا ہے اور دشمنوں اور بدخواہوں کو بھنک بھی نہیں لگتی۔

اور پھر مصائب کو رفع کرنے کا یہ علاج ایسے حکیم ذات کی تجویز ہے جس کی صفت ''لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسٰی '' ہے کہ نہ وہ کبھی چوکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ لہذا یقین کے ساتھ ان دعاوں کو مانگئے...... ہر طرح کی خوشحالی حاصل کیجئے اور ہر نقصان سے بچئے۔

کتاب کا مختصر تعارف آپ حضرات ''عرضِ ناشر'' کے تحت ملاحظہ فرمائیں گے اس کتاب سے ہمیں اور بہت سے حضرات کو نفع ہوا؛ اس لیے یہ خواہش ہوئی کہ اس کا نفع عام ہو جائے۔ چونکہ یہ کتاب زمزم پبلشرز والوں نے شائع کیا تھا؛ اس لیے اس کتاب کو ان کی اجازت کے بغیر شائع کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔ اللہ تعالی احبابِ زمزم کو جزائے جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے کارِ خیر میں مسابقت والے اپنے مزاج کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اس کتاب بلکہ ان کی تمام کتابوں کو شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

اب اس کتاب کو ''**حرا پبلکیشن** '' کی طرف سے شائع کیا جارہاہ۔ حق تعالی شانہ اس کے نفع کو عام و تام فرمائے۔ (آمین)

احبابِ حرا

حرا
HIRA PUBLICATION

عرضِ ناشر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

زیرِنظر کتاب ''کامیابی کی کنجیاں'' عربی کتاب ''مفاتیح الفرج'' کا اردو ترجمہ ہے ۔ یہ زمزم پبلشرز کی سابقہ روایات کی طرح ایک اور سعی ہے کہ نادر اور مفید کتابیں منظر عام پر لائی جائیں جن سے عوام کو بھر پور فائدہ ہو، اگرچہ اس پر زرِ کثیر ہی کیوں نہ خرچ کرنا پڑے۔

زیرِنظر کتاب عربی میں تھی جس پر انتہائی محنت اور تحقیق کے بعد اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ترجمہ واضح اور سلیس اردو میں ہو جس کا سمجھنا ہر ایک کے لیے آسان ہو۔

الحمدللہ اب کتاب مکمل طور پر آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے جس میں اعمال کے ذریعہ اپنے دنیا اور آخرت کے مسئلوں کو حل کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ البتہ ان دعاؤں کے ذریعہ حقیقی فائدہ اس وقت ہوگا جب کہ اللہ کے تمام احکام کا امتثال اور منہیات سے مکمل پرہیز ہو۔ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں اور مرد مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ اگر اس کتاب سے آپ کو فائدہ ہو تو اس کتاب کے مرتب، مترجم، ناشر اور دیگر تمام معاونین کو اپنی دعامیں ضرور یاد رکھیے گا۔

تمام کوششوں کے باوجود اگر کتاب میں کوئی قابل اصلاح چیز رہ گئی ہو تو آپ سے گزارش ہے کہ مکتبہ کو اس سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح کردی جائے۔

آپ کی دعاؤں کے طلب گار

احبابِ زمزم پبلشرز

فہرست مضامین

پہلی کنجی (القرآن الکریم)

دوسری کنجی (اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ)

تیسری کنجی (نماز)

چوتھی کنجی (درود شریف)

پانچویں کنجی (دعا)

چھٹی کنجی (وسیلہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلی کنجی

القرآن الکریم

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ (سورۃ الاسراء: ۸۲)

''اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ دفع ہوں اور رحمت ایمان والوں کے واسطے۔'' (تفسیر عثمانی)

بلاشبہ قرآن کریم ایسے رموز، عجائبات اور خاصیات سے بھرا ہوا ہے کہ جس سے عقلیں حیران اور دنگ رہ جاتی ہیں اور ان میں غور کرنے کے بعد اس بات میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ یہ یقیناً اللہ جل شانہ کی کتاب ہے اور یہ ایسی کتاب ہے جو جھوٹ اور غلط بیانی سے محفوظ ہے۔ اسی قرآن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوسکتے اور اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے لہٰذا جتنا تم سے ہوسکے اس نعمت سے حاصل کرو۔ بے شک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے، روشن نور ہے، شفاءِ نافع ہے، اپنے متوسلین کے لیے حفاظت ہے اور اپنے متبعین کے لیے نجات ہے۔ الغرض اس قرآن کے بے شمار فوائد ہیں، مثلاً:

- جو شخص غناء کا طالب ہو اس کے لیے اس قرآن میں آیاتِ غنا ہیں جیسے سورۃ واقعہ
- اور جو شخص آسانی کا طالب ہو اس کے لیے اس میں آیاتِ یسر ہیں جیسے سورۃ یٰسین۔

❁ اور جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعاء قبول ہو تو اس کے لیے اس قرآن میں آیات الاجابۃ ہیں۔

❁ اور جو شخص بیماریوں اور تکلیفوں سے شفاء کا طالب ہو تو اس کے لیے اس میں آیاتِ شفاء ہیں جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ دو شفاء دینے والی چیزوں کو مضبوطی سے پکڑ لو ایک قرآن اور دوسرا شہد۔

❁ اور جو شخص مدد کا طالب ہو تو اس کے لیے اس قرآن میں آیات النصر ہیں جیسے سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ۔

❁ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم پر دشمن حملہ کر دے تو تم یہ آیات پڑھو حٰم سے لَا یُنْصَرُوْنَ تک۔ (سورۃ فصلت)

❁ اور اس قرآن میں دشمنوں سے حفاظت اور چھپنے کی بھی آیات ہیں جیسے یٰسین سے لَا یُبْصِرُوْنَ تک۔

ہجرت کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ سے آپ کی حفاظت فرمائی۔

❁ اور اس قرآن میں قرضوں کی ادائیگی کی آیات ہیں۔ اس میں غموں کو دور کرنے والی آیات ہیں۔

❁ اور اب آگے چند وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں جن میں ان آیات کے ثمرات اور قبولیت کو واضح کیا گیا ہے۔

چھ آیات اور ان کے ثمرات

ان آیات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ کے برگزیدہ بندے جب مشکل حالات میں اللہ کو پکارتے ہیں تو کیسے اللہ ان کی پکار کو سنتے ہیں اور کیا کیا ثمرات عطا فرماتے ہیں۔

۱) اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○

(سورۃ البقرہ: آیت ۱۵۶، ۱۵۷)

۲) اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ق وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ○ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ق صلے وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ○ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۷۳، ۱۷۴)

۳) وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ○

(سورۃ الانبیاء: آیت ۸۷، ۸۸)

۴) وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ صلے وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ ○ (سورۃ الانبیاء: آیت ۸۳، ۸۴)

۵) وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا صلے وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ○ (سورۃ غافر: آیت ۴۴، ۴۵)

۶) وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ○ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۳۵، ۱۳۶)

دشمن، درندہ یا ڈاکو کے حملے کے خوف کے وقت کی آیات

محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات ایک ایسی جگہ میں گزاری جس جگہ جو ٹھہرتا تو ڈاکو اس پر حملہ کیا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے کسی رات میں تینتیس آیتیں پڑھ لیں تو اس رات میں اس کو نہ درندہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی چور ڈاکو نقصان پہنچا سکتا ہے اور اس کی جان، مال اور اہل کی صبح تک حفاظت کی جاتی ہے۔ (درمنثور)

محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب رات ہوئی تو میں سویا نہیں بلکہ جاگتا رہا اور میں نے دیکھا کہ وہ ڈاکو تیس مرتبہ سے زیادہ تلوار کو سونتے ہوئے آئے لیکن مجھ تک نہ پہنچ سکے۔ جب صبح ہوئی تو میں وہاں سے چل پڑا۔ راستے میں ان ڈاکوؤں میں سے ایک سے ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا کہ تم انسان ہو یا جن ہو؟ میں نے کہا آخر بات کیا ہے؟ میں تو انسان ہی ہوں۔ اس نے کہا کہ گذشتہ رات ہم تمہارے پاس ستر مرتبہ سے زیادہ آئے لیکن ہر مرتبہ ہمارے سامنے ایک لوہے کی دیوار حائل ہو جاتی تھی۔ تو میں نے اس کے سامنے تینتیس آیتوں والی حدیث بیان کی۔

محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ حدیث شعیب بن حرب رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ان آیات کا نام ”آیات الحرب“ رکھتے ہیں اور فرمایا کہ اس میں تمام بیماریوں سے شفاء ہے مثلاً جنون، جذام، برص وغیرہ۔

اور محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک بزرگ کو فالج ہو گیا تھا میں نے یہ آیات پڑھ کر ان پر دم کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا فالج دور کر دیا۔

وہ تینتیس آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (سورۃ البقرۃ: ۱ تا ۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (سورۃ البقرہ: آیت ۲۵۵ تا ۲۵۷)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ
تُخۡفُوۡہُ یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ ؕ فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ
عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَ
الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ
اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِہٖ ۟ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ٭ غُفۡرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیۡکَ
الۡمَصِیۡرُ ○ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡہَا
مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ
عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا
طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ٝ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا
فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ○ (سورۃ البقرہ: آیت ۲۸۴ تا ۲۸۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی
عَلَی الۡعَرۡشِ ۟ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ یَطۡلُبُہٗ حَثِیۡثًا ۙ وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ
وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِہٖ ؕ اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ
الۡعٰلَمِیۡنَ ○ اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡیَۃً ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ○
وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا وَادۡعُوۡہُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ
رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ (سورۃ الاعراف: ۵۴ تا ۵۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۚ

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ (سورۃ الاسراء: آیت ۱۱۰،۱۱۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ○ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ○ (سورۃ الصافات: آیت ۱ تا ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ (سورۃ الرحمن: ۳۳ تا ۳۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ

اللهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (سورۃ الحشر: آیت ۲۱ تا ۲۴)

آیاتِ قرآنی کے فضائل سے متعلق چند احادیث

۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی کے مقابلہ میں ساتوں آسمان کی حیثیت ایسی ہے جیسے ایک بڑے میدان میں ایک چھوٹا حلقہ پڑا ہوا ہو۔

۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مصیبت کے وقت آیۃ الکرسی اور سورۃ البقرۃ کے اواخر کو پڑھا تو اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا۔

(سورۃ البقرۃ کا اواخر "لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ" سے لے کر آخر سورۃ تک)۔

۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے آسمانوں کے پیدا کرنے سے ہزار سال پہلے کتاب کو لکھا، پھر اس میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورۃ البقرۃ کو ختم کیا، پس جس گھر میں تین رات تک یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں اس گھر میں شیطان نہیں ٹھہر سکتا۔

۴) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت یا شام کے وقت:

قُلِ ادْعُوا اللهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ

يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۝ (سورۃ الاسراء: ۱۱۰، ۱۱۱) کی تلاوت کی اس کا دل کبھی مردہ نہیں ہوگا۔

سورۂ وَالشَّمْس، وَاللَّيْل اور وَالتِّيْن کے فوائد اور مصیبت کے دور کرنے میں ان کی تاثیر

کتاب (الفرج بعد الشدۃ) میں یہ بات منقول ہے کہ ایک نوجوان جس کا نام ابوالحسن بن ابواللیث تھا اس نے کہا کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ جب تجھے کوئی ایسا معاملہ پیش آئے جس کا تجھے خوف ہو تو رات کے وقت اس حال میں کہ تو بھی پاک ہو، تیرے کپڑے بھی پاک ہوں اور تیرا بستر بھی پاک ہو تو سورۂ والشمس کو سات مرتبہ اور سورۂ واللیل کو سات مرتبہ پڑھ اور پھر یہ دعا پڑھ:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا مِنْ اَمْرِیْ۔"

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرے لیے کشادگی اور میرے معاملے سے خلاصی عطا فرما۔"

تو پہلی رات یا دوسری رات یا سات راتوں کے اندر کوئی تیرے پاس خواب میں آئے گا اور تجھ سے کہے گا کہ اس معاملہ سے تیری خلاصی اِس اِس طرح ہوگی۔

ابوالحسن کہتا ہے کہ اس کے بعد میں کسی قرض کی وجہ سے قید کر دیا گیا اور میری قید سالی کا زمانہ طویل ہو گیا تھا حتیٰ کہ میں رہائی سے مایوس ہو چکا تھا۔ اور اس حدیث کو بھی میں بھولا ہوا تھا کہ اچانک ایک دم مجھے یہ حدیث یاد آ گئی تو میں نے ان سورتوں اور دعاء کو پڑھا تو پہلی تین رات تک مجھے خواب میں کچھ نظر نہ آیا البتہ چوتھی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ تیری خلاصی علی بن ابراہیم کے ہاتھوں ہوگی۔

ابوالحسن کہتا ہے کہ اگلے دن میں بہت خوش تھا لیکن میں علی بن ابراہیم نام کے کسی آدمی کو نہیں جانتا تھا۔ پھر دو دن کے بعد میرے پاس ایک اجنبی نوجوان آیا اور

اس نے مجھ سے کہا کہ میں تیرے قرض کا ضامن ہوں تو اٹھ اور میرے ساتھ چل وہ مجھے ساتھ لے کر میرے گھر تک آیا اور مجھے میرے گھر چھوڑ گیا۔

میں نے اپنے گھر والوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے تو انہوں نے کہا یہ اہواز قبیلہ کا ایک آدمی ہے اور کرخ میں رہتا ہے اور اس کا نام علی بن ابراہیم ہے ہمیں معلوم ہوا تھا کہ یہ اس شخص کا دوست ہے جس نے تجھے قید کر رکھا تھا تو ہم اس کے پاس گئے اور اس سے سفارش کرنے کی درخواست کی تو وہ تیار ہوگیا اور اس نے تیرا قرض اپنے ذمہ لے لیا۔

کتاب الفرج بعد الشدۃ کے مؤلف کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن جریر کی کتاب (الآداب الحمیدہ والاخلاق النفیسہ) میں پڑھا کہ ایک بزرگ حبیش صنعانی نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب تم میں سے کسی کو سخت امر پیش آئے تو وہ اس حال میں رات گزارے کہ وہ خود بھی پاک ہو اور بستر بھی پاک ہو اور وہ اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جائے پھر ان دونوں سورتوں کو اور مذکورہ دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے اس کی ایسے شخص کی طرف رہنمائی کرے گا جو اس کی اس مشکل سے خلاصی کا سبب ہوگا۔

پھر حبیش صنعانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے بہت سخت تکلیف ہوئی اور مجھے اس کا علاج سمجھ میں نہیں آرہا تھا تو میں نے رات کے وقت مذکورہ عمل کیا تو پہلی ہی رات خواب میں میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو چھو کر بتاؤ تو اس نے میرے بدن پر ہاتھ پھیرا اور جب سر پر ہاتھ پہنچا تو کہا کہ اس جگہ پچھنہ لگاؤ اور پھر اس کو خطمی سے دھولو پھر اس نے کہا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر تم اس کے ساتھ سورۂ والتین کو بھی سات مرتبہ پڑھ لو۔

پھر جب صبح کو میں اٹھا تو میں نے کسی سے پوچھا کہ مجھے پچھنہ کے بعد خطمی کے استعمال کرنے کا کیوں کہا گیا ہے تو مجھ سے کہا گیا تاکہ پچھنہ کے بعد خون بند ہو جائے۔

جب میں نے یہ عمل کیا تو میں ٹھیک ہو گیا اور پھر اس کے بعد سے آج تک جب بھی میں نے کسی مریض کو یہ علاج بتایا تو اس کو اللہ کے فضل سے ضرور شفاء ملی۔ لہٰذا ان دونوں سورتوں کے ساتھ سورۂ والتین کو بھی میں سات مرتبہ ملا لیتا ہوں۔

اسمِ اعظم

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کا اسمِ اعظم سورۂ حدید کی ابتدائی آیات میں اور سورۂ حشر کی آخری آیات میں ہے لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ وہ کامیاب ہو اور اس کی مراد پوری ہو تو وہ سورۂ حدید کی ابتدائی چھ آیات اور سورۂ حشر کی آخری چار آیات کی تلاوت اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ سورۂ حدید کی ابتدائی آیات یہ ہیں:

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ○ يُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(سورۃ حدید: آیت ۱ تا ۶)

سورہ حشر کی آخری آیات یہ ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ

اللہِؕ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَاللہُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللہُ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللہِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَاللہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰىؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا گیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ان آیات کی قرأت کے بعد یہ دعا بھی پڑھے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ، الطَّاهِرِ الْمُقَدَّسِ، اَلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَ كَذَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ"

ترجمہ: ''اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے خصوصی اور قابل وقعت نام کے واسطے سے، جو پاک ہے، قابل عزت ہے، زندہ ہے، ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، رحمن ہے، رحیم ہے، بزرگی اور عزت والا ہے۔ اس بات کا کہ تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج اور تو میرے ساتھ اپنی رحمت سے اس اس طرح کر، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔''

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے دن میں یا رات میں سورۂ حشر کی آخری آیات کی تلاوت کی پھر وہ اسی دن یا رات میں مر گیا تو اللہ اس کے لیے جنت کا ضامن ہوگا۔

غموں کو دور کرنے اور مشکلات کو آسان کرنے والی آیات

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے صبح کے وقت سورۂ یٰسین کی تلاوت کی تو اس کے شام تک کے کاموں کو آسان کر دیا جاتا ہے اور جس نے رات کے وقت تلاوت کی تو اس کے صبح تک کے کاموں کو آسان کر دیا جاتا ہے۔ (قرطبی)

اور سورۂ یٰسین کا نام تورات میں مُعِمَّہ ہے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ مُعِمَّہ کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے پڑھنے والے پر دنیا کی بھلائیاں عام کر دیتی ہے اور اس سے آخرت کے غموں کو دوٗر کر دیتی ہے۔ اور اس سورۂ یٰسین کا نام دافعہ اور قاضیہ بھی ہے پوچھا گیا یا رسول اللہ ان کا کیا مطلب تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پڑھنے والے سے ہر ناگوار چیز کو دور کرنے والی ہے اور اس کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔ (ابوداؤد)

ابوداؤد میں ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مندرجہ ذیل آیت سات مرتبہ پڑھے گا اللہ اس کے تمام کاموں کی کفایت کرے گا چاہے سچے دل سے پڑھے یا جھوٹے دل سے پڑھے، آیت یہ ہے:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

(سورۃ التوبہ: آیت ۱۲۹)

ترجمہ: ”مجھے صرف اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔“

ابن ابی الدنیا نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب غم بڑھ جاتا تو اپنے سر اور اپنی ڈاڑھی پر اپنا ہاتھ پھیرتے پھر لمبا سانس لیتے اور یہ پڑھتے۔

"حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ"

ترجمہ: "مجھے صرف اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔"

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی مجھے کوئی بات پریشانی میں مبتلا کر دیتی تو جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آتے اور مجھے کہتے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہو:

"تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا"

(کنز العمال)

ترجمہ: "میں نے بھروسہ کیا اس زندہ پر جسے کبھی موت نہیں آتی اور تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ اس کا بادشاہت میں کوئی شریک ہے اور نہ اس کا کوئی مددگار ہے کمزوری کی وجہ سے اور آپ اس کی خوب بڑائی بیان کیجیے۔"

دعا کو قبول کرانے والی آیات

۱) سورۃ الفاتحہ اس سورت کا نام مُنْجِیَہ بھی ہے (یعنی نجات دینے والی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ الفاتحہ اس مقصد کے لیے ہے جس کے لیے پڑھی جائے (یعنی جس مقصد کے لیے پڑھی جائے وہ پورا ہوتا ہے)۔ اس سورۃ میں اللہ کے پانچ نام ۱) اللہ ۲) رب العالمین ۳) الرحمن ۴) الرحیم ۵) ملک یوم الدین۔ یہ عظیم مرتبہ والی سب سے زیادہ شرف والی سورۃ ہے اس میں اللہ کا اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے اور جب سوال کیا جاتا ہے تو پورا کیا جاتا ہے۔ (حاکم)

۲) ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی مچھلی کے پیٹ میں دعا یہ تھی۔ (قرطبی)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ (سورۃ الانبیاء: آیت ۸۷)

ترجمہ: ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ہی خطا کار تھا۔''

جو مسلمان بھی اس کے ذریعہ سے دعا کرے گا اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔

۳) سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں قرآن کی ایک ایسی آیت کو جانتا ہوں کہ جو بھی اس کو پڑھے پھر اللہ سے کچھ سوال کرے تو اللہ اس کو وہ چیز ضرور عطا کرے گا۔ وہ آیت یہ ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○ (سورۃ الزمر: آیت ۴۶)

ترجمہ: ''آپ کہئے، اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جس میں وہ سب اختلاف کر رہے ہیں۔''

عارفین میں سے بعض فرماتے ہیں کہ قبلہ کی طرف رخ کرو۔ سورۃ الفاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۃ القدر اور سورۃ الاخلاص پڑھو پھر جو چاہے دعا کرو اللہ تمہاری دعا کو قبول فرمائے گا۔

قرض کی ادائیگی کے لیے آیات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتاؤں؟ کہ جس کے ساتھ تو دعا کرے گا تو اگر تیرے اوپر احد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے اس قرض کو ادا کر دے گا۔ اے معاذ! تو اس طرح کہہ:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (آل عمران: آیت ۲۶)

"رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُهُمَا مَنْ تَشَآءُ

اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔ "

ترجمہ: "اے اللہ! بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہتا ہے، بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے اور تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے، تیرے ہی ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے دنیا اور آخرت میں رحم فرمانے والے تو جس کو چاہتا ہے دنیا و آخرت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے تو مجھ پر ایسی رحمت نازل فرما جو مجھے تیرے علاوہ کی رحمت سے مستغنی کر دے۔" (المعجم الکبیر، قرطبی)

فقر کو دور کرنے اور روزی کو آسان کرنے کے لیے آیات

حضرت ابوموسیٰ مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "جلاء الافہام" میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فقر اور تنگیٔ معاش کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو پہلے سلام کر چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر درود و سلام بھیج اور پھر سورۃ اخلاص ایک مرتبہ پڑھ۔

اس شخص نے چند دن یہ عمل کیا تو اللہ نے اس پر رزق کا دروازہ کھول دیا اور اس پر اتنی وسعت ہوگئی کہ وہ اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں پر خرچ کرنے لگا۔

ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ الواقعہ سورۂ غنا ہے تم خود بھی اس کو پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ہر رات میں سورۃ واقعہ کی تلاوت کی اس پر کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔

ولادت کی آسانی کے لیے نبوی نسخہ

امام سیوطیؒ نے اتقان میں ابن سنی سے نقل کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں ولادت کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیویوں سیدہ ام سلمہ اور سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ وہ فاطمہ کے پاس جا کر یہ پڑھیں۔

۱) آیۃ الکرسی۔

اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۖ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

۲) إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (سورۃ الاعراف: آیت ۵۴)

۳) سورۂ فلق اور سورۂ ناس۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ إِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ (الاتقان، ابن السنی، الاذکار)

چھ آیاتِ شفاء

امام شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیضاوی میں امام سبکیؒ سے نقل کیا ہے کہ میں نے یہ بہت آزمایا ہے اور اطباء بھی اس کے معترف ہیں کہ بہت ساری بیماریوں کا علاج روحانی طریقہ پر ہوتا ہے اور جو اس بات کا انکار کرتا ہے اس کی بات کا کوئی اعتبار نہیں۔

پھر امام شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ ان کا ایک بیٹا سخت بیمار ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی زندگی سے ناامیدی پیدا ہو گئی تھی۔ پھر انہوں نے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر آیاتِ شفاء پڑھو یا ان کو کسی برتن میں لکھ کر اس کا پانی اسے پلاؤ۔ قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیا تو اللہ نے ان کے بیٹے کو شفاء دے دی۔ وہ آیات یہ ہیں:

۱) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ (سورۃ التوبہ: آیت ۱۴)

۲) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۔ (سورۃ یونس: آیت ۵۷)

۳) فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۔ (سورۃ النحل: آیت ۶۹)

۴) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (سورۃ الاسراء: آیت ۸۲)

۵) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۔ (سورۃ الشعراء: آیت ۸۰)

۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۔ (سورۃ فصلت: آیت ۴۴)

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا

ابن قتیبہ نے روایت کیا ہے کہ بنی کعب کے ایک آدمی نے مجھے یہ قصہ سنایا کہ ایک دفعہ میں کھجوریں خریدنے کے لیے بصرہ گیا تھا وہاں مجھے رہنے کے لیے کوئی مکان نہیں ملا۔ تو میں نے ایک مکان دیکھا کہ جس پر مکڑی نے جالے تنے ہوئے

ہیں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ مکان کیسا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ غیر آباد اور ویران ہے، میں نے اس کے مالک سے کہا کہ کیا تم مجھے اپنا یہ مکان کرایہ پر دیتے ہو۔ اس نے کہا کہ تو اپنی جان کی حفاظت کر، اس گھر میں ایک بڑے جن نے اپنا بسیرا کر لیا ہے۔ جو اس مکان میں آتا ہے وہ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ میں نے کہا کہ تو مجھے مکان کرائے پر دے دے اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دے اللہ میری مدد کرے گا، اس مالک نے کہا کہ اچھا ٹھیک ہے لے لو۔ پس میں اسی مکان میں رہا، جب رات ہوئی تو میرے سامنے ایک سیاہ ہیولا آیا جس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی طرح تھیں اور وہ مجھ سے قریب ہونے لگا۔ میں نے آیۃ الکرسی پڑھنا شروع کی جیسے جیسے میں پڑھ رہا تھا وہ بھی میرے ساتھ پڑھتا جاتا تھا اور جب میں "وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔ تک پہنچا تو وہ خاموش ہو گیا۔ میں اس جملے کو بار بار دہراتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ ہیولا چلا گیا۔ پھر میں مکان کے ایک کونے میں سو گیا۔ جب صبح کو میں اٹھا تو میں نے مکان کے اس حصہ میں جس جگہ میں نے رات کو وہ ہیولا دیکھا تھا جلنے کا اثر اور راکھ کو دیکھا اور میں نے کسی کہنے والے سے سنا کہ تو نے ایک بہت بڑے جن کو جلا دیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کس وجہ سے وہ جل گیا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ کی وجہ سے۔ اسی طرح امام غزالی کی کتاب خواص القرآن میں ہے۔

قرآن دلوں کی شفاء ہے

میرے پیارے بھائی! قرآن کی تلاوت کی وجہ سے تیرے دل کا زنگ دور ہوگا، تجھے اطمینان قلب حاصل ہوگا، تیرا غم دور ہوگا، تیری پریشانیاں زائل ہوں گی، تجھ پر سکینہ نازل ہوگی، رحمت تجھے ڈھانپ لے گی، ملائکہ تجھے گھیر لیں گے اور اللہ تیرا ذکر ان میں کرے گا جو اس کے پاس ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ

ترجمہ: ''سنو! اللہ کے ذکر سے ہی اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی جماعت اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع نہیں ہوتی کہ وہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اس کا تکرار کرتے ہیں مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتوں کی مجلس میں) اور جس کا عمل اس کو پیچھے کر دے تو اس کا نسب اس کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔

میرے بھائی! جس وقت تو قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو اللہ کے دربار میں اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے اور آسمان والے تیرا ذکر کرتے ہیں۔

حدیث قدسی میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اس شخص کا ہمنشین ہوں جو مجھے یاد کرے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت کی درخواست کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تو کتاب اللہ کو لازم پکڑ اس لئے کہ وہ دنیا میں تیرے لیے نور ہے اور آسمان میں تیرے ذکر کا سبب ہے۔ (ذکرہ البخاری)

پس قرآن کے احترام میں سے یہ ہے کہ آپ کا کوئی دن ایسا نہ گزرے کہ جس میں قرآن پاک کی تلاوت نہ کی ہو اور اسی طرح قرآن کی تجوید سیکھنے کا بھی خصوصی اہتمام کرنا چاہیے کہ ہر حرف اپنے مخرج سے ادا ہو اور غنہ، ادغام، مد وغیرہ کو ٹھیک سے ادا کیا جائے۔ اور اس تجوید کو کسی مستند ماہر استاد سے سیکھنا چاہیے تاکہ ہماری قرأت درست ہو جائے اور ہماری قرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے موافق ہو جائے۔

دوسری کنجی

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (سورۃ الاعراف: آیت ۱۸۰)

ترجمہ: ''اور اللہ کے لیے اچھے اچھے نام ہیں پس تم اس کو ان ناموں سے پکارو۔''

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○

(سورۃ الاسراء: آیت ۱۱۰)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ تم اللہ کو پکارو یا رحمن کو پکارو جس کو بھی تم پکارو سب اللہ ہی کے اچھے نام ہیں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو ان کو محفوظ رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ خود طاق (ایک) ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتے ہیں۔ (کتاب الدعا للطبرانی، بخاری) اور بخاری میں مروی ہے کہ جو بھی اس کو یاد کرے گا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان اسماء کو یاد کرنا ان کے معانی کے اندر غور وفکر کرنا ان پر اور ان کے اسرار وانوار پر ایمان لانا اور ان جیسے آداب کریمہ کو اختیار کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى...

يَا مَنْ: هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيْمُ، الْمَلِكُ،

اَلْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيْعُ، الْبَصِيْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الْحَلِيْمُ، الْعَظِيْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُقِيْتُ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيْبُ، الْمُجِيْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيْلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِيْنُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيْدُ، الْمُحْصِيْ، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيْدُ، الْمُحْيِيْ، الْمُمِيْتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْاٰخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِيْ، الْمُتَعَالِيْ، اَلْبَرُّ، اَلتَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، اَلرَّءُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِيْ، الْمُعْطِيْ، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِيْ، اَلْبَدِيْعُ، الْبَاقِيْ، الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ، الصَّبُوْرُ۔" (ترمذی)

ذکر کی اقسام

ذکر باللسان: زبان سے ذکر کرنا اور یہ تحمید، تسبیح اور تمجید کے الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے۔

ذکر بالقلب: دل سے ذکر کرنا اور یہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے دلائل اور مخلوقات کے اسرار میں غور وفکر سے ہوتا ہے۔

ذکر بالجوارح: اعضاء کے ذریعہ ذکر کرنا اور یہ اللہ کی طاعات میں اعضاء کو استعمال کرنے اور منہیات سے اعضاء کو روکنے سے ہوتا ہے۔

اَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَلَکَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو کوئی غم یا پریشانی لاحق ہو تو اسے چاہیے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے تو اللہ عزوجل اس کی پریشانی کو دور فرمادیں گے اور اس کے غم کو خوشی میں بدل دیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ان کلمات کا سیکھنا ہمارے لیے مناسب ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ان کلمات کا سیکھنا ہر اس شخص کے لیے مناسب ہے جو ان کو سنے۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ. نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ. عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُ کَ. اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ. سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ. اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَرَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ۔'' (مسند احمد)

ترجمہ: ''اے اللہ بے شک میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قبضہ میں ہے، مجھ میں تیرا حکم چلتا ہے، مجھ میں تیرا فیصلہ انصاف والا ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس نام کے واسطے جو تیرے لیے مخصوص ہے، جس کے ساتھ تو نے اپنی ذات کا نام رکھا یا تو نے اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا یا تو نے اس کو اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا علم غیب میں تو نے اس کو اپنے پاس ترجیح دی اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے سینے کا نور بنادے اور میرے دل کی بہار بنادے اور میرے غم کے زائل ہونے کا ذریعہ بنادے اور میری پریشانی کے دور ہونے کا ذریعہ بنادے۔'' (مسند احمد)

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دعا: یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ تجھے کیا چیز مانع ہے اس بات سے کہ تو میری وصیت کو سنے، تو یہ کلمات کہا کر۔

"يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ"

ترجمہ: ''اے زندہ، اے ہمیشہ باقی رہنے والے تیری ہی رحمت کا میں طلب گار ہوں تو مجھے پلک جھپکنے کے بقدر بھی میرے نفس کے حوالے مت کر اور تو میرے تمام احوال کی اصلاح فرما۔'' (حاکم)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعاء جب فرعون کے سامنے کھڑے ہوئے

"اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ نَوَاصِي الْعِبَادِ بَيْنَ يَدَيْكَ فَاِنَّ فِرْعَوْنَ وَجَمِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلَ الْاَرَضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا عَبِيْدُكَ. نَوَاصِيْهِمْ بِيَدِكَ وَاَنْتَ تُصَرِّفُ الْقُلُوْبَ حَيْثُ شِئْتَ."

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِخَيْرِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَاَسْئَلُكَ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِهٖ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ فِرْعَوْنَ وَجُنُوْدِهٖ."

ترجمہ: ''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، اے بزرگی اور عزت والے، بندوں کی پیشانیاں تیرے قبضے میں ہیں، بے شک فرعون اور تمام آسمانوں اور زمینوں والے اور ان کے درمیان جو کچھ ہیں وہ سب تیرے بندے ہیں، ان کی بھی پیشانیاں تیرے قبضے میں ہیں۔ تو دلوں کو پھیرتا ہے جیسے تو چاہتا ہے۔''

''اے اللہ بے شک میں تیرے خیر کے ذریعہ اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیرے خیر کے ذریعہ اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، تیری پناہ قابل عزت ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرے لیے فرعون اور اس کے لشکر سے پناہ گاہ بن جا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موسیٰ کاظم کو نصیحت

ابن خلکان نے موسیٰ کاظم بن جعفر صادق کے حالات میں لکھا ہے کہ ہارون رشید نے اسے بغداد میں قید کر لیا تھا۔ پھر ایک دن اس نے اپنے ایک سپہ سالار کو بلایا اور اس سے کہا کہ میں نے خواب میں ایک حبشی آدمی کو دیکھا کہ وہ میرے پاس نیزہ لے کر آیا اور مجھ سے کہا کہ اگر تو موسیٰ بن جعفر کو رہا نہیں کرے گا تو میں تجھے اس نیزے سے ذبح کر دوں گا۔ پس تم جاؤ اور اس کو چھوڑ دو اور اسے تین ہزار درہم بھی دے دو اور اس سے کہہ دو کہ اگر تم ہمارے پاس ٹھہرنا چاہو تو ہم تمہیں تمہاری پسند کی جگہ ٹھہرائیں گے اور اگر تم اپنے شہر جانا چاہو تو چلے جاؤ۔ سپہ سالار کہتا ہے کہ میں نے اسی طرح کیا پھر میں نے موسیٰ کاظم سے کہا کہ تیرے معاملے نے تو مجھے حیرت میں مبتلا کر دیا ہے، آخر بات کیا ہے؟ موسیٰ کاظم نے کہا کہ میں تجھے بتاتا ہوں، بات یہ ہے کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ اے موسیٰ تو مظلوم قید کیا گیا ہے تو یہ کلمات کہہ آج کی رات جیل میں تیری آخری رات ہوگی۔ پس میں نے وہ دعا پڑھی جس کی وجہ سے اللہ نے مجھے رہائی عطا فرمائی۔

”یَا کَاسِیَ الْعِظَامِ لَحْمًا، وَمُنْشِرَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَیَاسَامِعَ کُلِّ صَوْتٍ وَیَاسَابِقَ کُلِّ فَوْتٍ، اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْعِظَامِ وَبِاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَکْبَرِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ الَّذِیْ لَمْ یَطَّلِعْ عَلَیْهِ اَحَدٌ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ۔ یَا حَلِیْمًا ذَا اَنَاةٍ، لَا یَقْدِرُ عَلٰی اَنَاتِهٖ اَحَدٌ، یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ مَعْرُوْفُهٗ اَبَدًا وَلَا تُحْصِیْ لَهٗ عَدَدًا اَفْرِجْ عَنِّیْ۔“

ترجمہ: ”اے ہڈیوں پر گوشت چڑھانے والے اور موت کے بعد ان کو دوبارہ زندہ کرنے

والے اور اے تمام آوازوں کو سننے والے اور تمام سابقین سے سبقت کرنے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے تمام اسم اعظموں کے ذریعے اور تیرے اس بڑے اسم اعظم کے ذریعہ جو چھپا ہوا، محفوظ ہے جس پر مخلوق میں سے کوئی بھی مطلع نہیں ہے۔ اے حلیم بردباری والے، تیری بردباری پر کوئی قادر نہیں۔ اے احسان کرنے والے تیرے احسانات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اور ہم اس کو شمار بھی نہیں کر سکتے تو مجھے رہائی عطا فرما۔''

سیدنا سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف کی دعا

روایت میں ہے کہ وہ دعا جو سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف نے کی تھی جس کے ذریعہ وہ بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے میں لے آیا تھا۔ اور یہ وہی دعا ہے جس کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے وہ دعا یہ ہے۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ. لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، الطَّاہِرُ الْمُطَھِّرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔''

ترجمہ: ''اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وجہ سے کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو زندہ ہے ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، پاک ہے، پاک کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔''

اور ایک دوسری روایت میں یہ دعا اس طرح ہے۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ،عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ،الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالِ، الْحَنَّانَ الْمَنَّانَ، ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، اَنْ تَفْعَلَ بِیۡ کَذَا وَ کَذَا۔''

ترجمہ: ''اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے آسمانوں اور زمینوں کے رب، اے پوشیدہ اور حاضر کو جاننے والے اے بڑے، بلند، حنان، منان، اے بزرگی اور عزت

والے تو میرے ساتھ اس اس طرح معاملہ کر۔"

انشاء اللہ اس طرح آپ کی دعا ضرور قبول ہوگی۔

اسمِ اعظم کی تحقیق

۱)اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○

(سورۃ البقرہ: آیت ۱۶۳)

الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔ (سورۃ آل عمران: آیت ۱،۲)

۲)شرح قشیری میں ہے کہ اسم اعظم "اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" ہے۔

۳)اکثر علماء کے نزدیک مختار مذہب یہ ہے اور اسی پر اجماع بھی منعقد ہے کہ اسم اعظم وہ لفظ "اللہ" ہے۔

۴)ایک قول یہ ہے کہ اسمِ اعظم وہ یونس علیہ السلام کی دعا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (سورۃ الانبیاء: آیت ۸۷)

۵)ایک روایت میں یہ ہے کہ اللہ نے اسم اعظم کو اپنے تمام ناموں کے درمیان مخفی رکھا ہے جیسا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں مخفی رکھا ہے تا کہ بندہ اپنے مولی کے تمام ناموں کا ذکر کرے۔

۶)ایک قول میں یہ ہے کہ اے بندے اسمِ اعظم تیرے اپنے اندر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ذکر کے وقت دل اس سے متاثر ہو اور اس شخص میں کوئی خوبی نہیں جو صرف اسمِ اعظم کو جانتا ہو بلکہ خوبی اس شخص میں ہے جو اسم اعظم کے مطابق عمل کرے یعنی گناہوں کو چھوڑ دے تو اللہ بغیر سوال کے عطا کرے گا اور یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ اسم اعظم دنیا کے لیے اور طالب دنیا کے لیے کارگر اور مفید نہیں ہے۔

تیسری کنجی

نماز

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ (سورۃ البقرہ: آیت ۱۵۳)

ترجمہ: ''مدد طلب کرو صبر کے ذریعہ اور نماز کے ذریعہ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ○ (سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۳۲)

ترجمہ: ''اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی اس پر جمے رہئے ہم آپ سے روزی نہیں چاہتے، روزی تو ہم آپ کو دیں گے اور اچھا انجام تو پرہیزگاری کا ہے۔''

اور سنن میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی سخت امر پیش آتا تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔

عبدالرزاق نے اپنی کتاب ''مصنف'' میں نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رزق کے معاملہ میں کچھ تنگی پیش آتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے اور یہ آیت تلاوت کرتے۔ ''وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ'' الخ۔

دنیا اور آخرت کی تکلیفوں کو دور کرنے میں نماز کی عجیب تاثیر ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز بندے اور اس کے پروردگار کے درمیان ایک رابطہ اور تعلق ہے اور بندہ کی اپنے آقا کی طرف معراج ہے۔ لہٰذا جتنا یہ تعلق زیادہ ہوگا اتنا ہی خیر کے دروازوں کے کھلنے کا اور شر کے دروازوں کے بند ہونے کا ذریعہ ہوگا۔ اور اسی کے

بقدر اس پر فیض عام ہوگا یہاں تک کہ وہ توفیق، عافیت، صحت، غنا، راحت، نعمت اور خوشی کو ہر وقت اپنے سامنے دیکھے گا۔

آئندہ صفحات میں ہم آپ کے سامنے یہ بیان کریں گے کہ کیسے آپ نماز کے ذریعے کشادگی کے دروازوں کو کھول سکتے ہیں تاکہ آپ کے دل کو سکون حاصل ہو اور آپ کا غم دور ہو اللہ کی توفیق، قوت، رحمت اور تائید سے۔

صلاۃ الحاجۃ

یہ ایک ایسی نماز ہے جس کے ذریعہ بندہ اپنے مولیٰ سے اپنے اہم کاموں میں مدد طلب کرتا ہے تاکہ اللہ اپنے فضل سے اس کی ضرورت کو پورا کردے اور اپنی قدرت سے اس کے لیے کوئی واضح راستہ کھول دے۔

عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت نصیب فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کردیتا ہوں اور اگر چاہو تو اسی حال پر صبر کرو اور یہ صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے، اس نے کہا کہ آپ دعا فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو اور پھر یہ دعا پڑھو (اللہ تمہیں ضرور عافیت دے گا)۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔"

ترجمہ: ''اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے جو کہ رحمت والے نبی ہیں۔ اے نبی میں نے آپ کے واسطے اپنے پروردگار کی طرف توجہ کی اپنی اس حاجت کے بارے میں تاکہ میری حاجت کو پورا کیا جائے۔ اے اللہ تو اپنے نبی کی سفارش کو میرے حق میں قبول فرما۔'' (رواہ الترمذی)

طبرانی نے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک ضرورت کو لے کر گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ پھر وہ آدمی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی کہ انہوں نے میری طرف کوئی توجہ نہیں کی اور میری ضرورت کو پورا نہیں کیا۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو صلاۃ الحاجۃ کا مذکورہ طریقہ سکھایا۔ اس آدمی نے اسی طرح عمل کیا۔ اس کے بعد پھر عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے اس کا اکرام کیا اور اس کی حاجت کو بھی پورا کیا۔ پھر جب اس آدمی کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو اس نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ وہ یہ سمجھا کہ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری سفارش کی ہے۔ تو عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے امیر المؤمنین سے کوئی بات نہیں کی ہے پھر اس کے سامنے نابینا آدمی کا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا۔

ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ کی طرف یا کسی انسان کی طرف کوئی حاجت وضرورت ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ کی حمد وثناء بیان کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ کلمات کہے۔ اور اگر چاہے تو اس کے علاوہ اپنی حاجت کے موافق دیگر دعائیں اور مسنون دعائیں بھی زیادہ کرلے۔

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ

ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔"

ترجمہ: ''کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ بردبار ہے کریم ہے، پاک ہے، عرش عظیم کا پروردگار ہے، تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور تیری بڑی مغفرت کا اور ہر بھلائی سے حصہ ملنے کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا، تو میرے کسی گناہ کو بغیر بخشے مت چھوڑ اور میرے سارے غموں کو دور کردے اور میری جو حاجت تیری رضا کا سبب ہو اس کو پورا کردے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔''

خلاصہ

جس شخص کو اللہ کے پاس کوئی حاجت ہو تو اسے چاہئے کہ اس طرح نماز پڑھنے کو لازم پکڑ لے چاہے ہر رات ایک مرتبہ پڑھ لے یا دن میں کئی مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد اپنی جو ضرورت ہو اس کو عاجزی کے ساتھ اللہ کے سامنے پیش کرے یہاں تک کہ اللہ اس کے لئے کوئی سبب پیدا کردے اور اپنے فضل سے اس کی حاجت کو پورا کردے۔

صلاۃ الاستخارہ

نماز استخارہ کی سنیت کا ثبوت

احمد اور حاکم نے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابنِ آدم کی خوش بختی میں سے ہے اللہ سے استخارہ کرنا اور اللہ کے فیصلوں پر راضی رہنا اور ابنِ آدم کی بدبختی میں سے ہے اللہ سے استخارہ کرنے کو چھوڑ دینا اور اللہ کے فیصلوں پر راضی نہ ہونا۔ اور یہ قول بھی مشہور ہے کہ جو استخارہ کرتا ہے وہ محروم نہیں ہوتا اور جو مشورہ کرتا ہے وہ نادم نہیں ہوتا۔

استخارہ کی نماز جمہور کے نزدیک مستحب ہے اور اللہ سے استخارہ کرنے اور لوگوں سے مشورہ کرنے کو جمع کرنا سنت کے دونوں حصوں کو جمع کرنا ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جو قوم بھی اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے مشورہ کرتی ہے تو ان کی حق اور بہترین معاملہ کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔

بخاری نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے تمام کاموں میں ہمیں استخارہ سکھاتے تھے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی اپنے کسی بھی کام میں اس کو چھوٹا اور معمولی سمجھ کر اس میں استخارہ کرنے کو نہ چھوڑے اس وجہ سے کہ بہت سے کام جن کو آدمی حقیر سمجھتا ہے ان کے کرنے اور نہ کرنے سے بہت بڑا نقصان ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سوال کرے چاہے جوتی کا تسمہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور سلف صالحین تو اللہ سے کھانے کے نمک اور اس سے کم درجہ کی چیز کا بھی سوال پہلے کرتے تھے پھر اس کے بعد اسباب کو اختیار فرماتے تھے۔

نماز استخارہ کا طریقہ اور اس میں قرأت کا بیان

نماز استخارہ کا طریقہ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم کام پیش آئے تو اسے چاہئے کہ دو رکعت فرض کے علاوہ (استخارہ کی نیت سے) ادا کرے پھر اس کے بعد دعائے استخارہ پڑھے۔

استخارہ کی دو رکعتوں میں جو چاہے قرأت کرے البتہ بعضوں نے اپنے اجتہاد

سے یہ پسند فرمایا ہے کہ دونوں رکعتوں میں سورۃ یٰسین پڑھے۔ آدھی پہلی رکعت میں اور آدھی دوسری رکعت میں اور بعضوں نے دونوں رکعتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کے پڑھنے کو پسند فرمایا ہے اور بعضوں نے آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کے اواخر کو پڑھنا پسند فرمایا ہے اور بعضوں نے پہلی رکعت میں۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○

(سورۃ القصص: آیت ۶۸،۶۹)

اور دوسری رکعت میں:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا ○ (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۶) کو پسند فرمایا ہے۔

اور یہ بات پسند فرمائی ہے کہ یہ نماز سونے سے پہلے پڑھی جائے۔ کہ کبھی اس کے بعد سچا خواب بھی آجاتا ہے جو نبوت کا ایک جزء ہے۔ البتہ خواب کا آنا ضروری نہیں ہے۔

دعائے استخارہ

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ

حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ"

ترجمہ: ''اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے عظیم فضل وانعام کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو (ہر کام کی) قدرت رکھتا ہے اور میں (کسی بھی کام کی) قدرت نہیں رکھتا اور تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا اور تو ہی تمام پوشیدہ باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے حق میں میرے دین کے اعتبار سے، دنیا کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے یا میری دنیوی زندگی کے اعتبار سے اور اخروی زندگی کے اعتبار سے۔ میرے حق میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دے اور آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت بھی عطا فرما دے اور اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے دین کے اعتبار سے، دنیا کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے یا میری دنیوی زندگی کے اعتبار سے اور اخروی زندگی کے اعتبار سے میرے حق میں بہتر نہیں ہے تو تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور جہاں بھی (جس کام میں بھی) میرے لیے بہتری ہو اس کو مجھے نصیب فرما دے اور پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔''

استخارہ سے متعلق چند باتیں

جب "هٰذَا الْاَمْرَ" پر پہنچے تو اپنی حاجت کا نام لے یا نیت و تصور کر لے اور جلسہ ہی کی حالت میں بیٹھ کر اس دعا کو پڑھے اور بار بار پڑھنا بہتر ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک دعا کو تین بار مانگنے کو پسند فرماتے تھے۔ اور استخارہ کے عمل کو تین راتوں میں تین مرتبہ تک بلکہ سات مرتبہ تک بار بار کرنا بھی جائز ہے جیسے کہ ابن سنی وغیرہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب تک کوئی معاملہ واضح نہ ہو اور شرح صدر نہ ہو استخارہ کرتا رہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ استخارہ کے بعد وہ کام کرے جس کا اسے شرح صدر ہو جائے۔ پھر فرمایا بلکہ استخارہ کرنے والے کے لیے مناسب یہ ہے کہ اپنی مرضی بالکل چھوڑ دے ورنہ وہ استخارہ کرنے والا نہیں ہوا۔

صلاۃ التسبیح

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دارقطنی سے نقل کیا ہے کہ نمازوں کے فضائل کے بارے میں جتنی احادیث ہیں ان میں سب سے زیادہ صحیح حدیث وہ ہے جو صلاۃ التسبیح کی فضیلت کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔

ابوعثمان حیری کہتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالہ کے لیے صلاۃ التسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی اور یہ بات بھی وارد ہے کہ صلاۃ التسبیح گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ غموں کو دور کرنے والی ہے۔ مشکل کو آسان کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ حاجات کو پورا فرماتے ہیں اور خوف سے امن عطا فرماتے ہیں اور عیوب کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔

یہ نماز اپنی بعض ہیئت میں بقیہ نمازوں سے مختلف ہے۔ اور یہ کوئی عجیب بات بھی نہیں اس لیے کہ یہ ایک خاص نماز ہے جو خاص مقصد کے لیے مشروع کی گئی ہے۔ جیسے کہ کسوف، خسوف اور عیدین کی نمازیں بقیہ نمازوں سے مختلف ہیں۔

صلاۃ التسبیح کا طریقہ

حدیث میں وارد ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے عباس! کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں، ایک بخشش کروں ایک چیز بتاؤں، تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ شانہ تمہارے سب گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، غلطی سے کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے اور بڑے چھپ کر کئے ہوئے اور کھلم کھلا کئے ہوئے سب ہی معاف فرما دیں گے، وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلوۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اور سورت پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ'' پندرہ مرتبہ پڑھو پھر جب رکوع کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ پڑھو۔ پھر سجدہ کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ پڑھو پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب دوسرے سجدہ سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو ان سب کی میزان پچھتر ہوئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر دفعہ ہوگا (اور کل میزان تین سو دفعہ ہوگی) اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو، یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔ (ابن ماجہ)

صلوٰۃ التسبیح کی دعا

بعض احادیث میں آیا ہے کہ التحیات کے بعد سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی، وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ، وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ، وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ، وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْیَةِ، وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ، وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ، وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ، حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ، وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ، وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ فِی النَّصِیْحَةِ حُبًّا لَّكَ، وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا، وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ، سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ''

ترجمہ: ''اے اللہ میں آپ سے ہدایت والوں کی سی توفیق مانگتا ہوں اور یقین والوں کے عمل اور توبہ والوں کا خلوص مانگتا ہوں اور صابرین کی پختگی اور آپ سے ڈرنے والوں کی سی کوشش (یا

احتیاط) مانگتا ہوں اور رغبت والوں کی سی طلب اور پرہیزگاروں کی سی عبادت اور علماء کی سی معرفت مانگتا ہوں تاکہ میں آپ سے ڈرنے لگوں اے اللہ ایسا ڈر جو مجھے آپ کی نافرمانی سے روک دے اور تاکہ میں آپ کی اطاعت سے ایسے عمل کرنے لگوں جن کی وجہ سے آپ کی رضا اور خوشنودی کا مستحق بن جاؤں اور تاکہ خلوص کی توبہ آپ کے ڈر سے کرنے لگوں اور تاکہ آپ کے ساتھ حسن ظن کی وجہ سے آپ پر توکل کرنے لگوں اے نور کے پیدا کرنے والے تیری ذات پاک ہے۔''

صلوٰۃ التسبیح میں قرأت

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعتوں میں مستحسن یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ان سورتوں کی تلاوت کرے جن کے بارے میں آیا ہے کہ وہ نصف قرآن، تہائی قرآن اور چوتھائی قرآن کے برابر ہیں تاکہ ثواب بھی بہت زیادہ حاصل ہو۔ مثلاً پہلی رکعت میں سورۂ زلزال، دوسری رکعت میں سورۂ کافروں، تیسری رکعت میں سورۂ نصر اور چوتھی رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔

اور تسبیحات کی تعداد جو تین سو ہیں ان پر زیادہ کرنا مناسب نہیں ہے اس لیے کہ ایک مخصوص عدد کی بھی خاص تاثیر ہوتی ہے۔

گم شدہ سامان کے لیے نماز

ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے یا اس کا غلام بھاگ جائے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے، دو رکعت نماز پڑھے اور التحیات کے بعد سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

''يَا هَادِيَ الضَّلَالِ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ۔''

ترجمہ: ''اے گمراہی سے ہدایت دینے والے اور گم شدہ چیز کو لوٹانے والے تو مجھے میری گم شدہ چیز لوٹا دے اپنی عزت اور قدرت کے ذریعے، بے شک یہ بھی تیری عطا اور تیرے فضل سے ہے۔''

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ پھر یہ دعا بھی اس کے ساتھ ملالے۔

"اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَھَادِیَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ۔"

ترجمہ: ''اے اللہ اے گمشدہ چیز کو لوٹانے والے اور گمراہی سے ہدایت دینے والے، تو ہی گمراہی سے ہدایت دینے والا ہے تو مجھے میری گمشدہ چیز لوٹا دے اپنی قدرت اور طاقت کے ذریعے، بے شک یہ بھی تیری عطاء اور فضل سے ہے۔''

اور اس کے علاوہ جو دعائیں چاہے زیادہ کرے، سجدوں میں بھی دعا کرے اور التحیات کے بعد بھی دعا کرے۔ اور ایک دعا کو بار بار کرے اور یہ نماز بھی بار بار پڑھے اور فقیروں پر صدقہ بھی کرے۔

تہجد کی نماز

تہجد کی نماز ایسی مہتم بالشان نماز ہے کہ اس کا اہتمام ہر ایک پر ضروری ہے لیکن اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اخیر رات کے درمیانی حصہ میں ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تہجد کی نماز کا اہتمام کرو اگرچہ چار رکعت ہو، اگرچہ دو رکعت ہو (بیہقی) تہجد کی نماز کی کوئی تعداد مقرر نہیں۔ البتہ سنت سے منقول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی۔

چاشت کی نماز

یہ نماز بھی انتہائی اہم نماز ہے اس کی بہت بڑی فضیلت کے باوجود لوگ اس کا اہتمام نہیں کرتے۔ حدیث قدسی میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم تو دن کے شروع میں میرے لئے چار رکعت پڑھ لے میں تیرے سارے دن کے کاموں کی کفایت کروں گا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے

میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے۔ ہر مہینہ تین دن روزہ رکھنے کی۔ اور چاشت کی دو رکعت پڑھنے کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی۔

آیت کریمہ کی فضیلت

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (سورۃ الانبیاء: آیت ۸۷)

آیت کریمہ پریشانیوں کے دور کرنے، ہر غم سے خلاصی اور ہر ناگوار چیز سے نجات کا ذریعہ ہے۔

ابوالحسن شاذلی کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے انتہائی پریشانی میں گذاری۔ اس وقت میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی تو میں نے اس طرح دعا کی ''اے اللہ آپ نے مجھ پر احسان کیا ایمان، محبت، اطاعت، اور توحید عطا فرمانے کے ساتھ اور غفلت اور شہوت اور معصیت نے مجھے گھیر لیا، اور نفس نے مجھے خواہشات کے سمندر میں پھینک دیا، پس وہ نفس تاریک ہے اور تیرا بندہ غمگین، پریشان ہے جس کو خواہشات کی مچھلی نے نگل لیا ہے۔ اور یہ بندہ تجھے پکارتا ہے جیسے کہ تیرے محبوب اور معصوم بندے، تیرے نبی یونس علیہ السلام نے تجھے پکارا تھا یعنی ''لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ'' ترجمہ: ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ہی ظالم تھا۔''

پس تو میری دعا قبول فرما جیسے کہ تو نے ان کی دعا قبول فرمائی اور میری مدد فرما اور مجھ پر مہربانی اور شفقت کے درخت اگا دے، بے شک تو ہی اللہ ہے بادشاہ ہے، احسان کرنے والا ہے، تیرے سوا میرا کوئی نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اس وجہ سے کہ تو نے ہی فرمایا ہے اور تیرا فرمان سچ ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ○

(سورۃ الانبیاء: آیت ۸۸)

ترجمہ: ''پھر ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔''

چوتھی کنجی

درود شریف

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○ (سورۃ الاحزاب: ۵۶)

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود اور سلامتی بھیجو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لیے سراپا رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ہیں جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ

''وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ''

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ کو تمام عالم والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا یہ انسانوں پر رحمت ہے اور ذریعہ ہے تمام پریشانیوں کے دور ہونے کا اور دلوں کے اطمینان کا اور کاموں کے آسان ہونے کا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا یہ ثمرہ ہونا بھی چاہئے کہ خود اللہ عزوجل بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھ سے کہا کہ آپ کے رب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہے ہیں کہ اے محمد! کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو بھی آپ ایک مرتبہ درود پڑھے گا اس پر دس رحمتیں بھیجوں گا اور جو ایک مرتبہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔

ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورت کا سوال کرنے کا ارادہ کرے تو اُسے چاہیے کہ پہلے کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر اپنی ضرورت کا سوال کرے اور آخر میں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اس لیے کہ اللہ درود کو قبول فرماتا ہے تو یہ بات اس سے بعید ہے کہ وہ دونوں طرف کے درود کو قبول فرمالے اور درمیان کی دعا کو قبول نہ فرمائے۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا چاہیے اور کثرت کی کم سے کم مقدار، جیسا کہ ابو طالب مکی نے فرمایا ہے تین سو مرتبہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کا مجرب اور کامیاب نسخہ

کوئی آدمی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو، اور محبت بھی اس درجہ کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزدیک اس کی ماں، اس کے باپ، اس کے آل اولاد بلکہ اس کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوں۔ اور جس شخص کو اس درجہ کی محبت حاصل ہوگی۔ تو اس کے دل میں یہ ولولہ بھی ہوگا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے اگر چہ اس کے لیے اسے اپنا سارا مال اور جان بھی خرچ کرنی پڑ جائے؛ لیکن سوچنا یہ ہے کہ ایسا کونسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو۔ تو ایک بات جو ہماری سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لیے فرائض کا اہتمام کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا، قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا، ان تمام اعمال کا اہتمام زیارت کا سبب بن سکتا ہے۔

البتہ اگر ان سب کے باوجود بھی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو تو آدمی کو رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ نے اپنے فضل سے ان اعمال کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا ہے اور دوسرا شخص جو مرتبہ کے اعتبار سے اس سے اعلی ہوتا ہے پھر بھی اس کو زیارت نہیں ہوتی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبت کرنے والوں کو زیارت کرانے سے بخیل ہیں؛ بلکہ بات یہ ہے کہ اس شخص میں اتنی استعداد نہیں ہوتی کہ وہ زیارت کے وقت اپنے اوپر قابو رکھ سکے، اس پر جذب کے طاری ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو زیارت نہیں کرائی جاتی۔ البتہ اللہ جس کو ثابت قدمی نصیب فرمائے تو وہ زیارت کا شرف حاصل کر لیتا ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف عطا فرمائے۔ آمین

پانچویں کنجی

دعا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ (سورہ غافر: آیت ۶۰)

ترجمہ: ''تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔''

دعا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا اور عبادت ہے۔ لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنی دعا میں سچا ہو اور اس کی دعا قبول ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی بندگی میں بھی سچا ہو اور اسے بھی اہتمام سے ادا کرے۔ پس دعا بغیر بندگی کے ایسے ہی ہے جیسے بغیر روح اور بغیر ایمان کے دعا کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ (سورہ بقرہ: آیت ۱۸۶)

ترجمہ: ''اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں قریب ہی ہوں، میں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہیے کہ وہ مجھ سے مانگیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ راہ پالیں۔''

اللہ رب العزت ان سب سے افضل ہے جن سے مانگا جائے، وہ اکیلا ہے، یکتا ہے وہی دعا کو قبول فرمانے والا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ ۔ (سورۃ النمل: آیت ۶۲)

ترجمہ: ''کیا (اللہ کے سوا) کوئی ہے جو پریشان حال کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ شانہ نے دعا کا حکم اسی لئے فرمایا ہے تاکہ اپنی عطایا کو بندوں پر نازل فرمائے اسی لیے فرمایا ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔

دعا عینِ عبادت ہے۔ حدیث شریف میں منقول ہے کہ دعا عبادت کا مغز ہے اسی لیے ان لوگوں کے بارے میں جو دعا نہیں کرتے یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ○

(سورۃ غافر: آیت ۶۰)

ترجمہ: ''بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے اعراض کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

اور کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ اگر اس کے پاس دنیاوی نعمتیں زیادہ ہیں تو اس کے رب کے پاس اس کا کوئی مقام ہے اس لیے کہ اگر دنیا کی وقعت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اس سے کافر کو ایک گھونٹ پانی کا نہ پلاتے اللہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نہیں دیتا، کبھی دنیا اپنے ساتھ مصیبتوں کو بھی لاتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہوتی ہے اور کسی چیز کو تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے بری ہوتی ہے۔ لہٰذا اللہ سے خوب الحاح و زاری سے دعا کرنی چاہئے اور قبولیت کا یقین رکھنا چاہئے، بے شک دعا کشادگی اور کامیابی کی کنجی ہے۔ پھر دعا میں بھی اللہ کی رضا کو دیکھنا چاہئے کہ اللہ وہ چیز دیتا ہے جو پسند کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قبول کرتا ہے اور وہ بندہ کے لیے بھلائی کو ہی پسند کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ کس چیز میں بندہ کے لیے دنیا اور آخرت کی خیر و بھلائی ہے۔ اور پھر اللہ کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہیے اور اس کی ناراضگی سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ اگر بندہ اللہ سے راضی رہے گا تو اللہ بندہ سے راضی رہے گا اور بندہ کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اس نے عبادت اور دعا مانگنے کا شرف عطا فرمایا۔

دعا مانگنے کے آداب

۱)افضل اوقات کا انتظار کرنا چاہیے۔ جیسے سال میں سے عرفہ کا دن، مہینوں میں سے رمضان کا مہینہ، ہفتوں میں سے جمعہ کا دن اور رات کی گھڑیوں میں سے سحر کا وقت۔ اسی طرح اللہ کے راستہ میں دشمن سے لڑائی کے وقت، بارش کے برسنے کے وقت اور فرض نماز کے کھڑے ہونے کے وقت کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی اسی طرح روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی اور بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں بھی کثرت سے دعا کرنی چاہئے۔

۲)قبلہ رخ ہو کر دعا کرے اور ہاتھوں کو اتنا اٹھائے کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک تمہارا پروردگار باحیاء کریم ہے وہ اپنے بندوں سے حیا کرتا ہے کہ جب انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر رکھا ہے تو ان کو خالی ہاتھ لوٹا دے۔ اور پھر دعا کے آخر میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لے؛ البتہ جب نماز کی حالت میں دعا مانگ رہا ہو تو آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ دعا کے وقت اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔

۳)دعا میں اپنی آواز درمیانی رکھے نہ بہت بلند آواز سے مانگے اور نہ بالکل دل میں مانگے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا'' (سورۃ الاسراء: آیت ۱۱۰) ''اپنی نماز میں نہ آواز کو بلند کیجیے اور نہ پست کیجیے۔'' کے بارے میں فرماتی ہیں کہ یہاں صلاۃ سے مراد دعا ہی ہے۔

۴)دعا میں تکلف نہ کرے یعنی کلام کی قافیہ سازی کے پیچھے نہ پڑے بلکہ حال کے مناسب جو الفاظ ذہن میں آئیں ان سے دعا مانگے اور مسنون دعاؤں کا خاص کر اہتمام کرے۔

۵)دعا انتہائی عاجزی اور تواضع کے ساتھ مانگے اور امید وخوف کی حالت میں دعا مانگے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا۔

(سورۃ الانبیاء: آیت ۹۰)

ترجمہ: ''بے شک وہ لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں امید وخوف کی حالت میں پکارتے تھے۔''

۶)دعا پورے یقین کے ساتھ مانگے کہ قبولیت کا یقین ہو اور اللہ سے امید بھی اچھی رکھے اس لیے کہ بندہ کو دعا کا حکم ہی اس لیے دیا گیا ہے تا کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

''اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ''

ترجمہ: ''تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔''

۷)دعا میں خوب اصرار کرے اور ایک دعا کو تین مرتبہ دہرائے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی دعا مانگتے تو تین مرتبہ مانگتے اور جب کوئی سوال کرتے تو تین مرتبہ سوال کرتے۔

۸)دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ وہ یہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

۹)دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ادب کے ساتھ دعا مانگے جیسا کہ کوئی غلام اپنے آقا کے سامنے ادب کی رعایت کرتا ہے ایسی ہی دعا مانگتے وقت ادب کی رعایت کرے۔

۱۰)دعا میں فوراً اپنی حاجت کا سوال نہ کرے بلکہ پہلے اللہ کی حمد بیان کرے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر اپنی حاجت کا سوال کرے اور اپنی دعا کو

درود پر ہی ختم کرے۔ کیونکہ یہ بات بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ درود کو قبول فرمالیں اور اس کی حاجت کو قبول نہ فرمائیں۔

۱۱) دعا کا ایک باطنی ادب بھی ہے جو دعا کی قبولیت میں اصل ہے وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ حقوق کو ادا کرے اگر ناحق کسی کی کوئی چیز لی ہو تو اس کو واپس کرے اور اللہ کی طرف پوری طرح متوجہ رہے۔ یہ چیزیں دعا کی قبولیت کے زیادہ قریب ہیں۔

قرآنی دعائیں

سب سے بہتر دعا جس کے ساتھ انسان دعا کرے وہ دعائیں ہیں جو قرآن شریف میں آئی ہیں تاکہ ان کے انوارات و برکات حاصل ہوں اور یہ دعائیں قبولیت کے زیادہ قریب ہیں۔

سورہ بقرہ کی دعائیں

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

(آیت: ۳۲)

ترجمہ: ’’تو پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا بے شک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے۔‘‘

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ○ (آیت: ۶۷)

ترجمہ: ’’میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔‘‘

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (آیت ۱۲۶)

ترجمہ: ’’اے میرے رب تو اس شہر کو امن والا بنا اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق دے جو ان میں سے ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر۔‘‘

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (آیت: ۱۲۷، ۱۲۸)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے اے ہمارے پروردگار اور تو ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں ایک امت کو بنا جو تیری فرمانبردار ہو اور تو ہمیں ہماری عبادت کی جگہیں دکھا اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(آیت: ۲۰۱)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (آیت ۲۵۰)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہم پر صبر کو ڈال دے اور ہمارے قدموں کو جما دے اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد فرما۔''

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ (آیت: ۲۸۵)

ترجمہ: ''ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (آیت ۲۸۶)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہمارا مواخذہ نہ فرما اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے اے ہمارے پروردگار اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیج جیسا کہ ہم سے پہلے لوگوں پر بھیجا ،اے ہمارے پروردگار اور ہمیں اس چیز کا مکلف نہ بنا جس کی ہمیں طاقت نہیں اور تو ہم سے درگذر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا مولی ہے پس تو ہماری مدد فرما کافر قوم کے خلاف۔''

سورۂ آل عمران کی دعائیں

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (آیت ۸)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار ہمیں ہدایت دینے کے بعد تو ہمارے دلوں کو کج مت فرما اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔''

رَبِّ هَبْ لِيْ مِن لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ ○ (آیت ۳۸)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنی جانب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کو سننے والا ہے۔''

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○

(آیت ۵۳)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل فرمایا اور ہم نے رسول کی اتباع کی، پس تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ دے۔''

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (آیت ۱۴۷)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے بڑھنے کو معاف فرما دے اور ہمارے قدموں کو جما دے اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد فرما۔''

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَا اِنَّكَ

مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ○ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ○ (آیت ۱۹۱ تا ۱۹۴)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! تو نے اس کو بیکار پیدا نہیں کیا تو پاک ہے پس تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے، اے ہمارے پروردگار بے شک تو جس کو جہنم میں داخل کرے گا تو تحقیق تو نے اسے رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں، اے ہمارے پروردگار بے شک ہم نے اس منادی کو سن لیا جو ایمان کے لیے پکارتا ہے کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے پروردگار تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے، اے ہمارے پروردگار اور تو ہمیں عطا کر وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا اپنے رسولوں کی زبانی اور تو ہمیں قیامت کے دن رسوا مت فرمانا بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔''

دوسری سورتوں کی دعائیں

رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡیَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِیًّا ۚۙ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِیۡرًا ○ (سورۃ النساء: ۷۵)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور تو اپنے پاس سے ہمارا کوئی دوست بنا اور تو اپنے پاس سے ہمارے لیے مددگار بنا۔''

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِیۡنَ ○ (سورۃ المائدہ: ۸۳)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے پس تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ دے۔''

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوۡنُ لَنَا عِیۡدًا لِّاَوَّلِنَا

وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ (سورۃ المائدہ: آیت ۱۱۴)

ترجمہ: ''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار تو ہم پر آسمان سے ایک دسترخوان اتار جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لیے عید ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور تو ہمیں رزق عطا فرما بے شک تو بہترین رزق دینے والا ہے۔''

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ (سورۃ الاعراف: آیت ۲۳)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو البتہ ہم خسارہ والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ○

(سورۃ الاعراف: آیت ۸۹)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔''

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ○ (سورۃ الاعراف: آیت ۱۲۶)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہم پر صبر کو ڈال دے اور تو ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے۔''

أَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ○

(سورۃ الاعراف: آیت ۱۵۵)

ترجمہ: ''تو ہمارا دوست ہے سو تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین بخشنے والا ہے۔''

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ (سورہ یونس: آیت ۸۵، ۸۶)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہمیں ظالم قوم کے لیے فتنہ مت بنا اور تو ہمیں اپنی رحمت کے ذریعہ ظالم قوم سے نجات دے۔''

رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ مَا لَيۡسَ لِىۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ وَتَرۡحَمۡنِىۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ○ (سورۃ ہود: آیت ۴۷)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں ہے اور اگر تو مجھے معاف نہیں کرے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں خسارہ والوں میں سے ہو جاؤں گا۔''

اَنۡتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِىۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ○

(سورۃ یوسف: آیت ۱۰۱)

ترجمہ: ''تو میرا مددگار ہے دنیا اور آخرت میں تو مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔''

رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجۡنُبۡنِىۡ وَبَنِىَّ اَنۡ نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ ○

(سورہ ابراہیم: آیت ۳۵)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی عبادت کرنے سے بچا۔''

رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ○

(سورہ ابراہیم: آیت ۴۰)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو مجھے نماز کو قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے پروردگار اور تو میری دعا کو قبول فرما۔''

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَـنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ○ (سورۃ الکھف: آیت ۱۰) ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے کاموں میں رہنمائی عطا فرما۔''

رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ ○ وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۡ ○ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ ○ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ ○ (سورۃ طہٰ: آیت ۲۵ تا ۲۸)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو میرے سینے کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے تا کہ وہ لوگ میری بات کو سمجھ لیں۔''

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○ (سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۱۴)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو مجھے علم میں زیادتی عطا فرما۔''

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○

(سورۃ الانبیاء: آیت ۸۳)

ترجمہ: ''بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔''

لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ (سورۃ الانبیاء: آیت ۸۷)

ترجمہ: ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا۔''

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○ (سورۃ الانبیاء: آیت ۸۹)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہترین وارث ہے۔''

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ ○ (سورۃ المؤمنون: آیت ۲۶)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو میری مدد فرما اس وجہ سے کہ اپنوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔''

رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○ (سورۃ المؤمنون: آیت ۲۹) ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو مجھے مبارک جگہ اتار اور تو بہترین جگہ دینے والا ہے۔''

رَّبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ○

(سورۃ المؤمنون: آیت ۹۷،۹۸)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے پروردگار اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○

(سورۃ المؤمنون: آیت ۱۰۹)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔''

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (سورۃ المؤمنون: ۱۱۸)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو بخش دے اور رحم فرما اور تو بہترین رحم فرمانے والا ہے۔''

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ (سورۃ الفرقان: ۶۵،۶۶)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہم سے جہنم کے عذاب کو پھیر دے بے شک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے، بے شک وہ (جہنم) بری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بری جگہ ہے رہنے کی۔''

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ (سورۃ الفرقان: آیت ۷۴)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہمارے لیے ہماری بیویوں اور اولادوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور تو ہمیں متقیوں کا امام بنا۔''

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ وَاغْفِرْ لِاَبِيْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (سورۃ الشعراء: آیت ۸۳ تا ۸۹)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے اور بعد میں آنے والوں میں میرا سچا ذکر بنا اور مجھے جنت النعیم کا وارث بنا اور میرے باپ کو بخش دے بے شک وہ گمراہوں میں سے تھا اور مجھے رسوا مت کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے، جس دن نہ مال نفع دے گا اور نہ بیٹے نفع دیں گے مگر جو شخص اللہ کے پاس قلبِ سلیم کو لایا۔''

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۃ الشعراء: آیت: ۱۶۹)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو مجھے اور میرے اہل کو اس چیز سے نجات دے جو وہ کرتے ہیں۔''

رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ

اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ○

(سورۃ النمل: آیت ۱۹)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے اور اس بات کی توفیق عطا فرما کہ میں ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور تو مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے نیک بندوں میں شامل فرما دے۔''

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ۔ (سورۃ القصص: آیت ۱۶)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے۔''

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ (سورۃ القصص: آیت ۲۱)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔''

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ۔ (سورۃ العنکبوت: آیت ۳۰)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو میری مفسد قوم کے خلاف مدد فرما۔''

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ○ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (سورۃ غافر: آیت ۷ تا ۹)

ترجمہ: ''جو فرشتے عرشِ الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو فرشتے اس کے ارد گرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار تو نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہے رحمت اور علم کے اعتبار سے پس تو مغفرت فرما ان لوگوں کی جنہوں نے توبہ کی اور تیرے رستے کی اتباع کی اور تو انہیں جہنم کے

عذاب سے بچا۔ اے ہمارے پروردگار اور تو ان کو داخل کر اس جنات عدن میں جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور جو ان کے باپ دادوں، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک ہیں (ان کو بھی داخل فرما) بے شک تو غالب حکمت والا ہے اور تو انہیں برائیوں سے بچا اور جس کو تو برائیوں سے اس دن بچائے گا تو تحقیق تو نے اس پر رحم کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔''

وَأُفَوِّضُ أَمْرِيٓ إِلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (سورۃ غافر: آیت ۴۴)

ترجمہ: ''اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔''

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ (سورۃ دخان: ۱۲)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہم سے عذاب کو دور فرما بے شک ہم ایمان لائے ہیں۔''

رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓ ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ (سورۃ الاحقاف: آیت ۱۵)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے اور توفیق دے کہ ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کی اصلاح فرما بے شک میں نے تیری طرف توبہ کی اور بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔''

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ (سورۃ الحشر: آیت ۱۰)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ہم سے ایمان میں سبقت لے چکے اور تو ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کینہ مت رکھ جو ایمان والے ہیں، اے ہمارے پروردگار بے شک تو مہربان رحم والا ہے۔''

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(سورۃ الممتحنہ: آیت ۴، ۵)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تجھ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے اے ہمارے پروردگار تو ہمیں کافروں کے لیے فتنہ مت بنا اور ہمیں بخش دے اے ہمارے پروردگار بے شک تو غالب ہے حکمت والا ہے۔''

رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ○ (التحریم: ۸)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو ہمارے نور کو کامل فرما اور ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قدرت والا ہے۔''

رَبِّ ابۡنِ لِىۡ عِنۡدَكَ بَيۡتًا فِى الۡجَـنَّةِ وَنَجِّنِىۡ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِىۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ○ (سورۃ التحریم: آیت ۱۱)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو میرے لیے جنت میں اپنے پڑوس میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام (سزا) سے نجات دے اور مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔''

رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَيۡتِىَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا تَبَارًا ○ (سورۃ نوح: آیت ۲۸)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار تو میری اور میرے والدین کی اور ان لوگوں کی جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہوئے اور مؤمن مردوں وعورتوں کی مغفرت فرما اور ظالموں کو ہلاکت وبربادی میں زیادہ کر۔''

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ○ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ○ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

(سورۃ الفلق: آیت ۱ تا ۵)

ترجمہ: ''آپ فرما دیجئے میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے بنائی اور اندھیرے کے شر سے جب سمٹ آئے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونک مارتی ہوں اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔''

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنۡ شَرِّ

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔ (سورۃ الناس: آیت ۱ تا ۶)

ترجمہ: ''آپ فرما دیجیے میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، اس کے شر سے جو بہکائے اور چھپ جائے وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں جنوں اور آدمیوں میں سے۔''

فجر کی سنت اور فرض کے درمیان کی دعائیں

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گزارنے کے لیے بھیجا (تاکہ میں رات کی عبادت معلوم کرسکوں) اس رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام میری خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھا۔ تہجد کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور تہجد کی نماز پڑھی اور جب فجر کی سنتیں پڑھ لیں تو فرض سے پہلے مندرجہ ذیل دعائیں پڑھیں۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِیْ، وَتُلِمُّ بِهَا شَعْثِیْ، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِیْ، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِیْ، وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ، وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا رَشَدِیْ، وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِیْ، وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ''

ترجمہ: ''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی رحمت کا جس کے ذریعہ تو میرے دل کو ہدایت دے اور میرے کام کو مجتمع کرے اور میرے بکھرے ہوئے کاموں کو اکٹھا کرے اور میرے باطن کی اصلاح کرے اور میرے ظاہر کو ترقی دے اور میرے عمل کو پاک کرے اور میرا سیدھا راستہ مجھے الہام کرے اور میری مرغوب چیز مجھے لوٹا دے اور ہر برائی سے میری حفاظت کرے۔''

"اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ، وَرَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ"

ترجمہ: "اے اللہ تو مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا فرما جس کے ذریعہ میں دنیا اور آخرت میں تیری کرامت کے شرف کو حاصل کر سکوں۔"

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَاءِ، وَنُزُلَ الشُّھَدَاءِ، وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ"

ترجمہ: "اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں قرض کی ادائیگی میں کامیابی کا اور شہداء جیسی مہمان نوازی کا اور نیک بختوں کی سی زندگی کا اور دشمنوں کے خلاف مدد کا۔"

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِکَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَأْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ افْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِکَ، فَأَسْئَلُکَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَاشَافِیَ الصُّدُوْرِ کَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ، وَمِنْ دَعْوَۃِ الثُّبُوْرِ، وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقُبُوْرِ"

ترجمہ: "اے اللہ میں تیرے سامنے اپنی حاجت کو پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے ناقص اور میرا عمل کمزور ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، اے کاموں کو بنانے والے اور دلوں کو تسلی دینے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے جہنم کے عذاب سے بچا لے جیسا کہ تو نے سمندر میں پناہ دی اور مجھے ہلاکت کے پکارنے سے اور قبروں کے فتنہ سے بچا لے۔"

"اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْہُ رَأْیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ نِیَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْأَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ خَیْرٍ أَنْتَ مُعْطِیْہِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِکَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْکَ فِیْہِ، وَأَسْئَلُکَہٗ بِرَحْمَتِکَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ"

ترجمہ: "اے اللہ جس خیر سے میری رائے ناقص ہے اور میری نیت وہاں تک نہیں پہنچ سکتی اور میرا سوال بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تو نے اپنے کسی بندے سے اس کا وعدہ کیا ہے یا تو کسی کو دے گا تو میں تجھ سے اس کی امید کرتا ہوں اور تیری رحمت کے ساتھ اس کو مانگتا ہوں، اے تمام عالم کے پروردگار۔"

"اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِیْدِ، أَسْئَلُکَ الْأَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ، وَالْجَنَّۃَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ، إِنَّکَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ، وَأَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ"

ترجمہ: ''اے اللہ اے مضبوط طاقت والے اور درست کام والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں عذاب کے دن امن کا اور ہمیشہ رہنے کے دن جنت کا ان لوگوں کے ساتھ جو گواہ ہیں رکوع، سجدہ کرنے والے ہیں، وعدہ کو پورا کرنے والے ہیں، بے شک تو رحم کرنے والا، محبت کرنے والا ہے بے شک تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ مُھْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَآلِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ، سِلْمًا لِأَوْلِیَآئِکَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَآئِکَ، نُحِبُّ بِحُبِّکَ مَنْ أَحَبَّکَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِکَ مَنْ خَالَفَکَ"

ترجمہ: ''اے اللہ تو ہمیں ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور ہمیں گمراہ اور گمراہ کرنے والا مت بنا اور اپنے دوستوں کا دوست اور اپنے دشمنوں کا دشمن بنا۔ ہم تیری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتے ہیں جو تجھ سے محبت کریں اور تیری دشمنی کی وجہ سے ان سے دشمنی کرتے ہیں جو تیری مخالفت کریں۔''

"اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَیْکَ الْإِسْتِجَابَۃُ، وَھٰذَا الْجُھْدُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ"

ترجمہ: ''اے اللہ یہ دعا ہے اور تجھ سے ہی قبولیت کی امید ہے اور یہ کوشش ہے اور تجھ پر ہی بھروسہ کرنا ہے۔''

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ، وَنُوْرًا مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِیْ، وَنُوْرًا عَنْ یَمِیْنِیْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِیْ، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِیْ، وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ، وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ"

ترجمہ: ''اے اللہ تو نور بنا میری قبر میں، میرے دل میں، میرے آگے، میرے پیچھے، میری دائیں جانب میری بائیں جانب، میرے اوپر، میرے نیچے، میرے کان میں، میری آنکھ میں، میرے بال میں، میری کھال میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں اور میری ہڈی میں۔''

''اَللّٰھُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا، وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا، سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِہٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ، سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ''

ترجمہ: ''اے اللہ تو میرے نور کو بڑھا دے اور مجھے نور دے اور میرے لیے نور بنا، پاک ہے وہ ذات جسنے عزت کا لباس پہنا اور اس کو اپنے ساتھ خاص کیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور اس کے ساتھ مشرف ہوا، پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کے لئے تسبیح مناسب نہیں پاک ہے وہ ذات جو فضل اور انعام والی ہے، پاک ہے وہ ذات جو بزرگی اور شرافت والی ہے پاک ہے وہ ذات جو بزرگی اور اکرام والی ہے۔'' (ترمذی)

جامع دعا

ترمذی میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ دعائیں مانگیں جن کو ہم محفوظ نہ رکھ سکے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے بہت زیادہ دعائیں مانگیں ہیں جن کو ہم محفوظ نہیں رکھ سکے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتاؤں جو ان سب دعاؤں کو جامع ہو؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بتائی۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''

ترجمہ: ''اے اللہ میں آپ سے ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جن کا تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا اور ان تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی اور تجھ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے اور تجھ تک پہنچانا ہے اور (گناہوں سے) بچنا اور (نیکی کی) قوت نہیں ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔''

مبارک دعا

ترمذی میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس سے کھڑے ہوتے تھے تو اکثر یہ کلمات کہا کرتے تھے۔

''اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْيَا، اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّاتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا''

ترجمہ: ''اے اللہ تو ہمیں اپنے خوف کا اتنا حصہ دے دے جس سے تو ہمارے اور نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی فرمانبرداری کا اتنا حصہ دے دے جس سے تو ہمیں اپنی بہشت میں پہنچا دے اور یقین و ایمان کا اتنا حصہ دے دے جس سے تو ہمارے اوپر دنیا کی مصیبتوں کو آسان کر دے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمارے کانوں سے، ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوت و طاقت سے ہم کو نفع پہنچا اور اس نفع اور فائدہ کو ہمارا وارث بنا دے اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے اور جو ہم سے عداوت رکھے اس پر ہماری مدد فرما اور تو ہماری مصیبت ہمارے دین میں مت ڈال اور تو دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کی منزل مقصود مت بنا اور تو ان لوگوں کو ہم پر حکمران نہ بنا جو ہم پر ترس نہ کھائیں۔''

قضاءِ حاجت کے لیے دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جب تو کوئی حاجت طلب کرے اور تو چاہے کہ تیری وہ حاجت پوری ہو تو ان کلمات کو کہہ۔

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ"

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ بلند ہے، عظمت والا ہے۔"

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ"

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ بردبار ہے، کرم والا ہے۔"

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور بڑے عرش کا رب ہے، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔"

"كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۔"

ترجمہ: "گویا کہ جس دن وہ دیکھ لیں گے اس چیز کو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو وہ نہیں ٹھہرے مگر دن کی ایک گھڑی، یہ پہنچانا ہے پس ہلاک نہیں کیا جائے گا مگر نافرمان قوم کو۔"

"كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا۔"

ترجمہ: "گویا کہ جس دن وہ اس کو دیکھ لیں گے تو وہ نہیں ٹھہرے مگر ایک شام یا اس کی دوپہر کا وقت"

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔"

ترجمہ: "اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے واجب کرنے والے اسباب کا اور تیری مغفرت کو پختہ کرنے والی خصلتوں کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر بھلائی کے حاصل

ہونے کا اور جنت کے ساتھ کامیابی کا اور آگ سے نجات کا۔‘‘

’’اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ، وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ، وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ‘‘

ترجمہ: ’’اے اللہ تو میرے کسی گناہ کو بغیر بخشے مت چھوڑ اور میری کسی پریشانی کو بغیر دور کیے مت چھوڑ اور میری کسی ایسی حاجت کو جو تیری مرضی کے موافق ہو بغیر پورا کیے مت چھوڑ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔‘‘ (الدعا للطبرانی، المعجم الصغیر)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دعا

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تو ان جامع کلمات کے ساتھ دعا کیا کر۔

’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ۔‘‘

ترجمہ: ’’اے اللہ میں تجھ سے دنیا وآخرت کی تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جو مجھے معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں ہیں اور میں دنیا وآخرت کی تمام برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے معلوم ہیں اور جو مجھے معلوم نہیں ہیں۔‘‘

’’وَاَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا یُقَرِّبُ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ‘‘

ترجمہ: ’’اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جنت کا اور اس قول وعمل کا جو جنت سے قریب کر دے اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور اس قول وعمل سے جو جہنم کے قریب کر دے۔‘‘

’’وَأَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ مُحَمَّدٌ، وَأَسْتَعِیْذُکَ مِمَّا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ‘‘

ترجمہ: ’’اور میں تجھ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتا ہوں جو تیرے بندے اور تیرے رسول محمد صلی

اللہ علیہ وسلم نے مانگیں اور ان تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے بندے اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگیں۔‘‘

’’وَأَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رَشَدًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ‘‘

ترجمہ: ’’اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے حق میں جو فیصلہ کرے تو اس کے انجام کو اپنی رحمت سے بہتر بنا اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔‘‘ (حاکم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ درہم تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند سال ان کی آمدنی روک لی جس کی وجہ سے ان کو سخت تنگی پیش آئی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے دوات منگوائی تا کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھ کر ان کو یاد دہانی کراؤں۔ پھر میں کچھ سوچ کر رک گیا تو اس رات میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے حسن تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا ابا جان! میں خیریت سے ہوں پھر میں نے آمدنی کی تاخیر کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے دوات منگوائی تھی تا کہ اپنے جیسی مخلوق کو یاد دہانی کرائے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ، پھر میں کیا کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کلمات کو کہہ۔

’’اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا أَرْجُوْ أَحَدًا غَيْرَكَ۔‘‘

ترجمہ: ’’اے اللہ تو میرے دل میں اپنے سے امید کو ڈال دے اور اپنے سوا سے میری امید کو

ختم کردے تا کہ میں تیرے علاوہ کسی سے امید نہ رکھوں۔"

"اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْہُ قُوَّتِیْ، وَقَصُرَ عَنْہُ عِلْمِیْ، وَلَمْ تَنْتَہِ اِلَیْہِ رَغْبَتِیْ، وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْئَلَتِیْ، وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ، مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ، فَخُصَّنِیْ بِہٖ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔"

ترجمہ: "اے اللہ جس سے میری قوت کمزور ہے اور میرا علم ناقص ہے اور میری رغبت پہنچ نہیں سکتی اور میرا سوال نہیں پہنچ سکتا اور میری زبان پر جاری نہیں ہوسکتی، جو یقین تو نے اولین و آخرین میں سے کسی کو دیا تو وہ مجھے خصوصی طور پر عطا فرما اے سب سے بڑے رحم فرمانے والے۔"

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے ایک ہفتہ بھی اس دعا کو نہیں پڑھا کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈیڑھ لاکھ درہم میرے پاس بھیجے۔ تو میں نے کہا تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو اس کو نہیں بھولتا جو اسے یاد کرے اور اپنے سے مانگنے والے کو محروم نہیں کرتا۔ پھر میں نے خواب میں دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے حسن اب کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا بہت اچھا ہے اے اللہ کے رسول اور سارا قصہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پیارے بیٹے جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے امید نہ رکھے اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے۔

(ترمذی، ابن ابی الدنیا)

پریشانی کے وقت کی دعا

ولید بن عبدالملک نے مدینہ منورہ اپنے گورنر صالح بن عبداللہ کی طرف لکھا کہ حسن بن حسن بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو جیل سے نکال کر مسجد نبوی میں لے جاؤ اور پانچ سو کوڑے مارو۔ صالح بن عبداللہ ان کو مسجد نبوی لے گیا، لوگ جمع ہو گئے، صالح بن عبداللہ نے لوگوں کے سامنے خط پڑھا جس میں کوڑے مارنے کا حکم تھا۔

وہ ابھی خط پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے، لوگوں نے ان کو جگہ دی، وہ حسن بن حسن کے قریب آئے اور ان سے کہا کہ اے چچا کے بیٹے آپ کو کیا ہوا؟ آپ اللہ سے دعائے کرب (پریشانی کی دعاء) مانگئے اللہ آپ سے اس پریشانی کو دور کردے گا، حسن بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا کہ دعائے کرب کیا ہے؟ علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ یہ ہے۔

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"

یہ بتا کر علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما چلے گئے اور حسن بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس دعا کو بار بار پڑھنے لگے۔ جب صالح بن عبداللہ خط پڑھ کر فارغ ہوا تو منبر سے نیچے اتر کر کہنے لگا کہ میرا خیال ہے کہ حسن بن حسن مظلوم ہے، تم سزا کو مؤخر کرو میں امیر المؤمنین سے بات کرتا ہوں پھر چند دنوں کے بعد ان کو چھوڑ دیا گیا اور اللہ کی طرف سے ان کے پاس کشادگی آ گئی۔ (الفرج بعد الشدۃ)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کہا کرتے تھے۔

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔"

فتح الباری میں ابوبکر رازی کہتے ہیں کہ میں اصبہان میں ابونعیم کے پاس حدیث لکھا کرتا تھا وہاں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوبکر بن علی تھا ان پر فتوے کا دارومدار تھا۔ بادشاہ کے سامنے ان کی شکایت کی گئی جس کی وجہ سے ان کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور جبرئیل علیہ السلام بھی آپ کی دائیں جانب تھے وہ مسلسل تسبیح پڑھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو ابوبکر بن علی سے کہہ دے کہ وہ اس دعائے کرب کو پڑھے جو صحیح بخاری میں ہے تاکہ اللہ اس کی پریشانی کو دور کر دے۔ ابوبکر رازی کہتے ہیں کہ صبح میں ان کے پاس گیا اور ان کو یہ بات بتائی انہوں نے یہ دعا پڑھی تو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اللہ نے ان کو خلاصی عطا فرما دی۔

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا

جامع کبیر میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، اسی اثناء میں سامنے سے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتے ہوئے نظر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے اللہ کے امین! کیا تم ابوذر کو پہچانتے ہو؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ ہاں، اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ابوذر آسمانوں میں زمین سے زیادہ مشہور ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دعا ہر روز دو مرتبہ مانگتے ہیں جس سے فرشتے بھی تعجب کرتے ہیں، آپ ان کو بلایئے اور ان سے اس دعا کے متعلق پوچھئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر ان سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسی دعا ہے جو تم روزانہ دو مرتبہ مانگتے ہو؟ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور وہ دعا میں نے کسی انسان سے نہیں سنی ہے۔ وہ دس جملے ہیں جو میرے رب نے مجھے الہام کیے ہیں۔ پہلے میں قبلہ رو ہو کر خوب اللہ کی پاکی اور بڑائی بیان کرتا ہوں اور پھر یہ دعا مانگتا ہوں۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا دَائِمًا، وَأَسْاَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا، وَاَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَاَسْاَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا، وَاَسْاَلُكَ دِیْنًا قَیِّمًا، وَاَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ، وَاَسْاَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ، وَأَسْاَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ،

وَاَسْاَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْاَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ۔"

ترجمہ: ''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہمیشہ رہنے والے ایمان کا، اور ڈرنے والے دل کا اور نفع دینے والے علم کا اور سچے یقین کا اور سیدھے دین کا اور ہر مصیبت سے عافیت کا اور مکمل عافیت کا اور عافیت کے دوام کا اور عافیت پر شکرادا کرنے کا اور لوگوں سے استغناء کا۔''

جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے آپ کی امت میں سے جو بھی اس دعا کو مانگے گا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں یا زمین کی ریت کے برابر ہوں اور آپ کی امت میں سے کوئی اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے کہ اس کے دل میں یہ دعا ہو تو جنت اس کی مشتاق ہوگی، فرشتے اس کے لیے استغفار کریں گے، اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جائیں گے پھر ملائکہ اس کو پکاریں گے اے اللہ کے ولی جس دروازے سے چاہو تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا

جو شخص صبح کے وقت اس دعا کو پڑھے گا کوئی اس کو تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔ عمر بن ابان کہتے ہیں کہ حجاج نے مجھے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر لانے کے لیے بھیجا، میرے ساتھ چند گھوڑ سوار اور چند پیدل فوج کے بندے تھے، میں ان کے پاس آیا تو وہ اپنے گھر کے دروازے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے کہا: امیر نے آپ کو بلایا ہے۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: کون امیر؟

میں نے کہا: حجاج بن یوسف۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ اس کو رسوا کرے، وہ حد سے بڑھ گیا ہے اور کتاب وسنت کی مخالفت کی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے گا۔

میں نے کہا: آپ بات مختصر کیجیے اور امیر کے پاس چلیۓ وہ کھڑے ہوۓ اور ہمارے ساتھ چل پڑے جب حجاج کے پاس پہنچے تو

حجاج نے پوچھا: تم ہی انس بن مالک ہو؟

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہاں۔

حجاج نے کہا: تم ہی ہو جو ہمیں برا بھلا کہتے ہو؟

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہاں اور یہ مجھ پر اور ہر مسلمان پر ضروری ہے اس وجہ سے کہ تو اللہ کا اور اسلام کا دشمن ہے تو اللہ کے دشمنوں کو عزت دیتا ہے اور اللہ کے دوستوں کو ذلیل کرتا ہے۔

حجاج نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے؟

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: نہیں۔

حجاج نے کہا: میں تمہیں برے طریقے سے قتل کرنا چاہتا ہوں۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر میں اس کو تیری قدرت میں سمجھتا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں شک ہوتا تو اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت میں لگ جاتا اس وجہ سے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا سکھائی ہے اور فرمایا تھا کہ جو بھی روزانہ صبح اس دعا کو پڑھے گا تو کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ کوئی تکلیف دے سکے گا، آج صبح میں نے وہ دعا پڑھی ہے۔

حجاج نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے وہ دعا سکھا دو۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی پناہ! جب تک میں زندہ ہوں میں یہ دعا کسی کو نہیں سکھاؤں گا۔

حجاج نے کہا: ان کو چھوڑ دو۔

جب انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے گئے تو دربان نے حجاج سے کہا کہ اللہ امیر کی اصلاح کرے، آپ انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی تلاش میں اتنے عرصہ سے تھے،

جب وہ آپ کے ہاتھ میں آئے تو آپ نے ان کو چھوڑ دیا۔

حجاج نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے ان کی دونوں جانب دو شیر دیکھے، جب میں ان سے بات کرتا تھا تو وہ دونوں منہ کھول لیتے تھے، اگر میں ان کے ساتھ کچھ کرتا تو وہ دونوں شیر میرا کیا حال کرتے؟

پھر جب انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو وہ دعا سکھائی۔ وہ دعا یہ ہے۔

"بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ، بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ، بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ، بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ، بِسْمِ اللّٰہِ افْتَتَحْتُ وَبِاللّٰہِ خَتَمْتُ وَبِہٖ اٰمَنْتُ، بِسْمِ اللّٰہِ أَصْبَحْتُ، وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی قَلْبِیْ وَنَفْسِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی عَقْلِیْ وَذِھْنِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی أَھْلِیْ وَمَالِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا أَعْطَانِیْ رَبِّیْ، بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ الْوَافِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، ھُوَ اللّٰہُ، اللّٰہُ رَبِّیْ لَا أُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ۔"

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان بڑا رحیم ہے، اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ، اللہ کے اس نام کے ساتھ جو تمام ناموں میں بہتر ہے، اس اللہ کے نام کے ساتھ جو آسمان و زمین کا رب ہے، اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں نے شروع کیا اور اللہ کے ساتھ میں نے ختم کیا اور اللہ ہی پر میں ایمان لایا، اللہ کے نام کے ساتھ میں نے صبح کی اور اللہ ہی پر میں نے بھروسہ کیا۔ اللہ ہی کا نام ہے میرے دل پر اور میری جان پر، میری عقل پر اور میرے ذہن پر، میرے اہل پر اور میرے مال پر اور ان چیزوں پر جو میرے رب نے مجھے عطا

کہیں۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو شفاء دینے والا ہے، عافیت دینے والا ہے اور پورا دینے والا ہے۔ اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے، وہی اللہ ہے، میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے،عزت والا ہے، اور زیادہ قدرت والا ہے ان چیزوں سے جن کا مجھے خوف اور ڈر ہے۔

’’اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْهِ غَيْرُكَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاءُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔‘‘

ترجمہ: ’’اے اللہ میں تجھ سے تیری بھلائی مانگتا ہوں، تیری وہ بھلائی جو تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ تیری پناہ غالب ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔‘‘

’’اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ قَضَاءِ سُوْءٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ: اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ۔‘‘

ترجمہ: ’’اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنی ذات کے شر سے اور ہر بادشاہ کے شر سے اور ہر سرکش شیطان کے شر سے اور ہر ظالم سرکش کے شر سے اور ہر برے فیصلے کے شر سے اور ہر جاندار کے شر سے جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے، بے شک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے اور تو ہر چیز پر نگران ہے بے شک میرا دوست وہ اللہ ہے جس نے کتاب کو نازل کیا ہے اور وہ نیک لوگوں کا دوست ہے۔‘‘

’’اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْتَجِيْرُكَ، وَاَحْتَجِبُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْتَهٗ، وَاَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ، وَكُلِّ مَا ذَرَأْتَ وَبَرَأْتَ، وَأَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُمْ، وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ۔‘‘

ترجمہ: ''اے اللہ میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جس کو تو نے پیدا کیا اور تیری تمام مخلوق سے حفاظت مانگتا ہوں اور ان تمام سے جن کو تو نے پیدا کیا تیری حفاظت مانگتا ہوں اور میں اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں۔''

''وَاُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیَّ فِیْ یَوْمِیْ هٰذَا، وَلَیْلَتِیْ هٰذِهٖ، وَسَاعَتِیْ هٰذِهٖ وَشَهْرِیْ هٰذَا۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ○ اَللهُ الصَّمَدُ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

عَنْ اَمَامِیْ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ○ اَللهُ الصَّمَدُ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

مِنْ فَوْقِیْ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ○ اَللهُ الصَّمَدُ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

عَنْ یَمِیْنِیْ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ○ اَللهُ الصَّمَدُ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

عَنْ شِمَالِیْ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ○ اَللهُ الصَّمَدُ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سات مرتبہ)
وَنَحْنُ عَلٰى مَا قَالَ رَبُّنَا مِنَ الشَّاهِدِيْنَ: فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ (سورۃ توبہ: آیت ۱۲۹)
(سات مرتبہ)

مال کے بڑھانے کے لیے دعا

بدر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ایک سپاہی ہوں (ہر وقت لڑائیوں میں شریک رہتا ہوں) اور میرا مال بڑھتا ہی نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے بدر بن عبداللہ! روزانہ صبح یہ دعا پڑھا کر۔

"بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ. اَللّٰهُمَّ اَرْضِنِىْ بِمَا قَضَيْتَ لِىْ، وَعَافِنِىْ. فِيْمَا اَبْقَيْتَ، حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ، وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ۔"

ترجمہ: ''اللہ ہی کا نام ہے میری جان پر، میرے اہل پر اور میرے مال پر، اے اللہ تو مجھے اس فیصلہ پر راضی کر جو تو نے میرے حق میں کیا اور جو تو نے باقی رکھا ہے اس میں مجھے عافیت دے یہاں تک کہ میں اس چیز کی جلدی نہ چاہوں جس میں تو نے تاخیر کی اور اس چیز کی تاخیر نہ چاہوں جس میں تو نے جلدی کی۔''

بدر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں ان کلمات کو کہتا رہا تو اللہ نے میرا مال بڑھا دیا اور میرا قرض ادا کر دیا اور مجھے اور میرے کنبہ کو غنی کر دیا۔ (ابن سنی)

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کی توبہ کو قبول فرمانے کا ارادہ کیا تو آدم علیہ السلام نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف

کیا۔ حالانکہ اس وقت تک بیت اللہ کی تعمیر نہیں ہوئی تھی بلکہ ایک سرخ ٹیلہ تھا، پھر کھڑے ہوکر دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ دعا پڑھی۔

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ، وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ، وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَنْ یُصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَہٗ عَلَیَّ، وَالرِّضَا بِمَا قَسَمْتَہٗ لِیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"

ترجمۃ: ''اے اللہ بے شک تو جانتا ہے میرے باطن اور میرے ظاہر کو پس تو میری معذرت کو قبول فرما اور تو میری ضرورت کو جانتا ہے پس تو میرا سوال پورا فرما اور تو جانتا ہے جو کچھ میری ذات میں ہے پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل میں اترا ہوا ہو اور سچا یقین تاکہ میں جان لوں کہ ہرگز مجھے مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر جو تو نے میرے حق میں لکھ دیا ہے اور راضی ہونا اس پر جو تو نے میرے لیے تقسیم کردیا ہے اے بزرگی اور اکرام والے۔''

پھر اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے آپ کو معاف کردیا اور آپ کی اولاد میں سے بھی جو کوئی آپ جیسی دعا کرے گا تو میں اس کو بھی معاف کردوں گا اور اس کے غموں اور پریشانیوں کو دور کردوں گا اور فقر کو اس کے سامنے سے ہٹا دوں گا اور تمام تاجروں کے بغیر اس کے لیے تجارت کروں گا اور دنیا ذلیل ہوکر اس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ دنیا کو نہ چاہے۔

قرآن پاک میں انبیاء علیھم السلام کی منقول دعائیں

حضرت صادق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کسی تکلیف میں مبتلا ہو پھر کیسے وہ اس آیت سے غافل

رہتا ہے۔

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

ترجمہ: بے شک مجھے تکلیف پہونچی ہے اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ"

ترجمہ: "پس ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی تکلیف دور کی۔

(سورۂ انبیاء: ۸۴)

"لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" (سورۃ الانبیاء: آیت ۸۷)

ترجمہ: "تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔"

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ○

(سورۃ الانبیاء: آیت ۸۸)

ترجمہ: "پس ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔"

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس کو کسی چیز کا خوف ہو پھر کیسے وہ اس آیت سے غافل رہتا ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ○ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۷۳)

ترجمہ: "اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔"

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ○ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۷۴)

ترجمہ: "پس وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے اور ان کو کسی برائی نے چھوا بھی نہیں۔"

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کسی کام میں پھنسا ہوا ہو پھر کیسے وہ اس آیت سے غافل رہتا ہے۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰہِ (سورۃ المومن: آیت ۴۴)

ترجمہ: ''اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔''

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا (سورۃ المومن: آیت ۴۵)

ترجمہ: ''پس اللہ نے اس کو ان کے مکر کی برائیوں سے بچالیا۔''

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس پر اللہ نے کوئی نعمت کی ہو اور اس کو اس کے زائل ہونے کا خوف ہو پھر کیسے وہ اس آیت سے غافل رہتا ہے۔

وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(سورۃ الکہف: آیت ۳۹)

ترجمہ: ''اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوتا ہے تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ جو اللہ چاہے اور کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔''

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا

ابراہیم علیہ السلام صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

''اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا خَلْقٌ جَدِیْدٌ فَافْتَحْهُ عَلَیَّ بِطَاعَتِكَ، وَاخْتِمْهُ لِیْ بِمَغْفِرَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَارْزُقْنِیْ فِیْهِ حَسَنَةً تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَزَكِّهَا وَضَعِّفْهَا لِیْ، وَمَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِنْ سَیِّئَةٍ فَاغْفِرْهَا لِیْ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَدُوْدٌ كَرِیْمٌ۔''

ترجمہ: ''اے اللہ بے شک یہ (صبح) ایک نئی مخلوق ہے پس تو اس صبح کی اپنی طاعت کے ساتھ مجھ پر ابتداء کر اور اپنی مغفرت اور رضامندی کے ساتھ اس کو ختم کر اور اس میں مجھے ایسی نیکی کی

توفیق عطا فرما جس کو تو مجھ سے قبول کرلے اور اس نیکی کو پاک اور دو گنا کر دے اور اس میں میں نے جو برائی کی تو اسے معاف کر دے بے شک تو معاف کرنے والا، رحم کرنے والا، محبت کرنے والا، کرم کرنے والا ہے۔" (احیاء علوم الدین)

فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت اس دعا کو پڑھ لیا گویا اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَہُ، وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ وَاَصْبَحَ الْاَمْرُ بِیَدِ غَیْرِیْ، وَاَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِعَمَلِیْ فَلَا فَقِیْرٌ اَفْقَرُ مِنِّیْ، اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ، وَلَا تَسُوْءْ بِیْ صَدِیْقِیْ، وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّیْ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَا یَرْحَمُنِیْ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔"

ترجمہ: "اے اللہ میں نے صبح کی اور میں اپنی ناگواریوں کو دور نہیں کر سکتا اور نہ میں اس چیز کے نفع کا مالک ہو سکتا ہوں جس کی میں امید کروں حالانکہ معاملہ میرے علاوہ کے ہاتھ میں ہے اور میں اپنے عمل کی وجہ سے گروی ہو گیا اور مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے اے اللہ تو میرے دشمن کو مجھ پر خوش مت کر اور میرے دوست کو میری وجہ سے غمگین مت کر اور میری مصیبت کو میرے دین میں مت بنا اور دنیا کو میرا سب سے بڑا غم مت بنا اور مجھ پر ایسے کو مسلط نہ فرما جو مجھ پر رحم نہ کرے اے زندہ اے ہمیشہ باقی رہنے والے۔" (ابن ابی شیبہ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ، رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

ترجمہ: "کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بردبار ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بلند عظیم ہے، پاک ہے وہ اللہ جو ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور ساتوں زمینوں کا رب ہے اور بڑے عرش کا رب ہے اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام عالم کا رب ہے۔"

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْرَأُبِکَ فِیْ نَحْرِہٖ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ، وَاَسْتَعِیْنُکَ عَلَیْہِ، فَاکْفِنِیْہِ بِمَا شِئْتَ۔"

ترجمہ: ''اے اللہ میں تجھ کو اس کے مقابلہ میں کرتا ہوں، اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس کے خلاف تیری مدد چاہتا ہوں پس تو اس سے میری کفایت کر جیسے تو چاہے۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعا

جب اللہ عزوجل نے یوسف علیہ السلام کو ان کے والد یعقوب علیہ السلام کی طرف لوٹا دیا تو یعقوب علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ "یَا مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِغَیْرِ مِثَالٍ، وَیَامَنْ بَسَطَ الْأَرْضَ بِغَیْرِ أَعْوَانٍ، وَیَامَنْ دَبَّرَ الْاُمُوْرَ بِغَیْرِ وَزِیْرٍ، وَیَامَنْ یَرْزُقُ الْخَلْقَ بِغَیْرِ مُشِیْرٍ۔"

ترجمہ: ''اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے اے وہ ذات جس نے بغیر نمونے کے مخلوق کو پیدا کیا اور اے وہ ذات جس نے بغیر مددگاروں کے زمین کو بچھایا، اور اے وہ ذات جو بغیر وزیر کے تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے اور اے وہ ذات جو کسی مشیر کے بغیر مخلوق کو روزی دیتا ہے۔''

(پھر جو دعا چاہے کرے اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا)

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ الْیَوْمَ فَاَعِذْنِیْ، وَاَسْتَجِیْرُکَ الْیَوْمَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ فَاَجِرْنِیْ، وَاَسْتَغِیْثُ بِکَ الْیَوْمَ فَاَغِثْنِیْ، وَاَسْتَصْرِخُکَ الْیَوْمَ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّیْ فَاَصْرِخْنِیْ، وَاَسْتَنْصِرُکَ الْیَوْمَ فَانْصُرْنِیْ، وَاَسْتَعِیْنُ بِکَ الْیَوْمَ عَلٰی اَمْرِیْ فَاَعِنِّیْ، وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ فَاکْفِنِیْ، وَاَعْتَصِمُ بِکَ فَاَعْصِمْنِیْ، وَاٰمَنُ بِکَ فَاَمِنِّیْ، وَاَسْئَلُکَ فَاَعْطِنِیْ،

وَاَسْتَرْزِقُكَ فَارْزُقْنِي، وَاَسْتَغْفِرُكَ فَاغْفِرلِي، وَاَدْعُوكَ فَاذْكُرْنِي، وَاَسْتَرْحِمُكَ فَارْحَمْنِي۔''

ترجمہ: ''اے اللہ میں آج تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تو مجھے پناہ دے اور مصیبت کی مشقت سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں مجھے بچالے۔ اور آج تجھ سے مدد مانگتا ہوں تو میری مدد کر اور تیرے دشمن اور میرے دشمن کے خلاف فریادرسی کرتا ہوں تو میری فریادرسی کو پورا کر اور مدد چاہتا ہوں تو میری مدد کر اور اپنے کام میں تیری معاونت چاہتا ہوں تو میری معاونت کر اور میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں تو مجھے کافی ہو جا اور تجھ سے حفاظت چاہتا ہوں تو میری حفاظت کر اور امن چاہتا ہوں تو مجھے امن دے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تو مجھے عطا کر اور رزق چاہتا ہوں تو مجھے رزق دے اور مغفرت چاہتا ہوں تو مجھے معاف کر دے اور تجھ کو پکارتا ہوں تو مجھے یاد کر اور تجھ سے رحم چاہتا ہوں تو مجھ پر رحم فرما۔''

دین و دنیا کی بھلائی کے لیے دعا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں تجھے پانچ ہزار بکریاں دوں یا پانچ کلمات سکھاؤں جن میں تیرے دین و دنیا دونوں کی بھلائی ہے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! پانچ ہزار بکریاں تو بہت زیادہ ہیں لیکن آپ مجھے وہ پانچ کلمات سکھا دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ کلمات کہہ۔

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ خُلُقِي، وَطَيِّبْ لِي كَسْبِي، وَقَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَلَا تُذْهِبْ قَلْبِي إِلٰى شَيْءٍ صَرَفْتَهُ عَنِّي۔''

ترجمہ: ''اے اللہ تو میرے گناہ کو بخش دے اور میرے اخلاق کو وسیع کر، اور میری کمائی کو پاکیزہ بنا اور مجھے میری روزی پر قناعت نصیب فرما اور جس چیز کو تو نے مجھ سے پھیر دیا ہے اس چیز کی طرف میرے دل کو مت لے جا۔''

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا

ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محلے میں آگ لگ گئی تو کسی نے ان سے آ کر کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا۔ پھر ایک اور نے آ کر بتایا کہ اے ابودرداء! آگ جب آپ کے گھر کے قریب پہنچی تو بجھ گئی۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو ان کلمات کو دن میں یا رات میں کہے گا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی اور میں نے آج وہ کلمات کہے تھے۔ وہ یہ ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ م بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔"

ترجمہ: "اے اللہ تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور تو بڑے عرش کا رب ہے اور (گناہوں سے) بچنا اور (نیکی کی) قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند عظمت والا ہے، جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کا علم کے اعتبار سے احاطہ کیا ہے اور ہر چیز کو گن کر شمار کر لیا ہے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر جاندار کے شر سے جن کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے۔"

قبولیت کی گھڑی

اللہ تعالیٰ نے رات میں ایک گھڑی ایسی بنائی ہے جس میں دعا کرنے والے کی دعا کو اور پکارنے والے کی پکار کو قبول فرماتا ہے یہ وہ گھڑی ہے جس میں مؤمن اپنے خالق اور مالک کے ساتھ تنہا ہوتا ہے اور غافل اور دنیا میں مست لوگ اس وقت غفلت کی نیند سو رہے ہوتے ہیں، یہ اللہ سے محبت رکھنے اور اللہ کی ملاقات کا شوق رکھنے والوں کی گھڑی ہے کہ وہ اس وقت میں اپنے محبوب کے ساتھ خلوت کو اختیار کرتے ہیں، اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اخیر رات کے حصہ میں ہوتا ہے۔

یہ قربت کی گھڑی ہے رات کے آخری تہائی حصہ میں اللہ عزوجل آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں کہ کوئی معافی چاہنے والا ہے کہ میں اس کو معاف کر دوں اور کوئی دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا کو قبول کروں۔

اور دن بھی قبولیت کی گھڑی سے خالی نہیں بلکہ اللہ نے جمعہ کے دن مؤمنوں کی دعا کی قبولیت کے لیے ایک گھڑی بنائی ہے جو صحیح روایت کے مطابق جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔

پس ہمیں ان قبولیت کی گھڑیوں کو تلاش کرنا چاہیے، البتہ قبول کرنا اللہ رب العزت کی طرف سے ہے، اور جب آسمان کے دروازے قبولیت کے لیے کھلے ہوں تو اس وقت جو بندہ ہاتھ اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتے۔

چھٹی کنجی

وسیلہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (سورۃ المائدہ: آیت ۳۵)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔''

وسیلہ اللہ تعالیٰ کی محبوب چیز کے ذریعہ اللہ سے سفارش طلب کرنا ہے۔ سوال سے مقصود و مطلوب صرف اللہ کی ذات ہوتی ہے اور دعا کو قبول بھی صرف اللہ ہی کرتا ہے وسیلہ کا ذکر صرف اللہ سے سفارش کرانا مقصود ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (سورۃ المائدہ: آیت ۳۵)

وسیلہ کبھی اللہ کے نام و صفات کے ساتھ ہوتا ہے اور نماز کے ساتھ اور تمام نفل عبادات کے ساتھ اور کسی بھی نیک عمل کے ساتھ بھی وسیلہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام کو وسیلہ بنانا

''اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَهٗ عَلٰى مُوْسٰى، وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ بَثَثْتَ بِهٖ اَرْزَاقَ الْعِبَادِ، وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ، وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى السَّمٰوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ، وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الْوِتْرِ الْمُنَزَّلِ فِيْ كِتَابِكَ مِنْ لَّدُنْكَ مِنَ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ، وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ، وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي اسْتَقَلَّ

بِهٖ عَرْشُكَ، وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ، وَعَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ، وَبِعَظْمَتِكَ وَكِبْرِيَآئِكَ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، اَنْ تَرْزُقَنِيَ الْقُرْاٰنَ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَتُخَلِّطَهٗ بِلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِيْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔"

ترجمہ: ''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے طفیل جو تو نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا، اور اس نام کے طفیل جس کے ذریعہ تو نے بندوں کے رزق کو پھیلایا۔ اور اس نام کے طفیل جس کو تو نے زمین پر رکھا پس وہ ٹھہر گئی اور اس نام کے طفیل جس کو تو نے آسمانوں پر رکھا پس وہ بلند ہوگیا اور اس نام کے طفیل جو پاک ہے اکیلا ہے، صمد ہے، طاق ہے، تیری کتابوں میں اتارا گیا ہے روشن نور ہے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے طفیل جس کو تو نے پہاڑوں پر رکھا پس وہ جم گئے اور اس نام کے طفیل جس کے ذریعہ تیرا عرش بلند ہوگیا اور اس نام کے طفیل جس کو تو نے دن پر رکھا پس وہ روشن ہوگیا اور رات پر رکھا پس وہ تاریک ہوگئی اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عظمت اور کبریائی اور تیرے کریم چہرے کے نور کے طفیل کہ تو مجھے قرآن اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور تو اس قرآن کو میرے گوشت، میرے خون، میرے کان اور میری آنکھ میں ملا دے اور میرے جسم کو اس پر عامل بنا اپنی قدرت اور طاقت سے بے شک تیرے سوا کوئی قوت اور طاقت نہیں اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔''

نیک اعمال کو وسیلہ بنانا

غار والوں کا قصہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پچھلی امت میں تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ اچانک بارش آ گئی، انہوں نے ایک غار میں پناہ لی، ایک چٹان گری جس کی وجہ سے غار کا منہ بند ہوگیا، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اللہ کی قسم ہمیں سچائی ہی اس مصیبت سے

نجات دے گی پس چاہئے کہ ہر ایک کسی نیک عمل کے ذریعہ دعا کرے جو خالص اللہ کے لیے ہو، ان میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ میرا ایک مزدور تھا جس نے چند سیر گندم کے بدلے میرے لیے کام کیا تھا لیکن وہ مزدوری چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ میں نے اس کی گندم کاشت کی پھر اسے بیچ کر اس کی قیمت سے گائے خریدی، پھر وہ مزدور میرے پاس مزدوری مانگنے آیا تو میں نے اس سے کہا یہ گائے لے لے اس نے کہا کہ میری مزدوری تو چند سیر گندم تھی تو میں نے اس سے کہا تو یہ گائے لے لے یہ اس گندم کے بدلے میں حاصل ہوئی ہے تو وہ اسے لے کر چلا گیا اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ میں نے تیرے ڈر کی وجہ سے کیا ہے تو تو ہم سے اس کو دور کر دے۔ تو وہ چٹان اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئی۔ پھر دوسرے نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میرے دو بوڑھے والدین تھے میں ہر رات ان کے پاس اپنی بکریوں کا دودھ لاتا تھا۔ ایک رات مجھے تاخیر ہوگئی، جب میں آیا تو وہ سو چکے تھے، میرے اہل وعیال بھوک سے بلبلا رہے تھے لیکن میں اپنے والدین سے پہلے کسی کو نہیں پلاتا تھا اور ان کو جگانا بھی مجھے اچھا نہ لگا، میں ان کا صبح تک انتظار کرتا رہا، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیرے ڈر کی وجہ سے کیا تھا تو ہم سے اس مصیبت کو دور کر دے تو وہ چٹان کچھ اور ہٹ گئی یہاں تک کہ آسمان نظر آنے لگا۔ پھر تیسرے نے کہا کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس کو ورغلایا تو اس نے انکار کر دیا مگر یہ کہ میں اس کے پاس سو دینار لے آؤں، میں سو دینار کی طلب میں لگ گیا جب میں نے وہ حاصل کر لیے تو میں نے اس کو سو دینار لا کر دیئے اس نے مجھے اپنے اوپر قابو دے دیا، جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا کہ تو اللہ سے ڈر اور مہر کو اس کے حق کے بغیر مت توڑ، پس میں کھڑا ہوگیا اور میں نے سو دینار بھی چھوڑ دیئے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ میں نے تیرے ڈر کی وجہ سے کیا تھا تو ہم سے اس مصیبت کو دور کر دے پس اللہ نے ان سے اس چٹان کو دور کر دیا اور وہ غار سے نکل گئے۔

تنبیہات

یہ کامیابی کی چھ کنجیاں جو ہم نے ذکر کی ہیں صرف یہی سب کچھ نہیں ہیں بلکہ یہ بہت میں سے کچھ ہیں۔ اس لیے کہ اللہ اور بندے کے درمیان تعلق کسی کلمات یا اعمال کے ساتھ موقوف نہیں اس لیے کہ مقصود اللہ کی طرف خالص توجہ کا حاصل ہونا ہے، اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے اپنی پلکوں کے اٹھانے سے پہلے ہی ان کی ضرورت کو پورا کر دیا جاتا ہے۔

یہ جو ہم نے ذکر کیا ہے یہ نمونہ کے طور پر چند اعمال ذکر کیے ہیں جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ غم کو خوشی میں بدل دیتے ہیں۔ اسی طرح کامیابی کی کنجیوں میں سے استغفار، تقویٰ، روزہ، والدین کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، ہر اچھی بات اور ہر اچھا عمل بھی ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ۔ (سورۃ فاطر: آیت ۱۰)

ترجمہ: ''اس کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور اچھا عمل اس کو بلند کرتا ہے۔''

پس ہر اچھا کلمہ کامیابی کی کنجی ہے بشرطیکہ مقصود اس سے اللہ کی رضا ہو اور اللہ کی رحمت ہر چیز کو وسیع ہے۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ (سورۃ غافر: ۷)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار تو نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے رحمت اور علم کے اعتبار سے پس تو بخش دے ان کو جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اتباع کی اور تو ان کو جہنم کے عذاب سے بچا۔''

استغفار کی کنجی

استغفار ایسا پانی ہے جس سے دلوں کو دھویا جاتا ہے تا کہ گناہوں کی گندگی کو دور کیا جائے۔ اور استغفار ایسا نور ہے جو گناہوں کی اندھیریوں کو دور کرتا ہے پس بندہ رحمن کے نور کی طرف لوٹتا ہے تا کہ وہ اس کے لیے نور بنائے جس کے ساتھ وہ

چلے۔اسی وجہ سے توبہ تمام کامیابیوں کی چابی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَتُوبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۃ النور: آیت ۳۱)

ترجمہ: ''اورتم سب اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مؤمنو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

اور استغفار کی برکت سے رزق اور بارش اترتی ہے۔جیسا کہ ارشاد ہے:

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ (ہود: آیت ۵۲)

ترجمہ: ''اور اے قوم تم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرو، وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت کو بڑھائے گا اور تم مجرم بن کر پیٹھ مت پھیرو۔''

ایک آدمی نے حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے خشک سالی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم استغفار پڑھو۔اور ایک نے فقر کی شکایت کی تو انہوں نے اس سے بھی فرمایا کہ تم استغفار پڑھو۔ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا یہ تو خود اللہ تعالیٰ سورۂ نوح میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا

ترجمہ: ''تم اپنے پروردگار سے استغفار کرو بے شک وہ معاف کرنے والا ہے، وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہارے مال اور اولاد کو بڑھادے گا اور تمہارے لیے باغات بنائے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

سید الاستغفار

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سید الاستغفار یہ ہے۔

''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ

وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُلَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُبِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔"

ترجمہ: ''اے اللہ تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدے پر ہوں جتنی میں طاقت رکھوں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں نے کیا میں تیرے سامنے لوٹتا ہوں تیری مجھ پر نعمت کی وجہ سے اور میں اپنے گناہ کے ساتھ لوٹتا ہوں تو مجھے بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

جو شخص اس استغفار کو یقین کے ساتھ شام کے وقت پڑھے گا پھر وہ اسی رات مرگیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو صبح کے وقت پڑھے گا پھر وہ اسی دن مرگیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

تقویٰ کی کنجی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (سورۃ الاعراف: آیت ۹۶)

ترجمہ: ''اور اگر بستی والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو البتہ ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کو کھول دیتے۔''

طبرانی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! تم اللہ کے تقوے کو تجارت بناؤ تمہارے پاس بغیر سرمایہ اور بغیر تجارت کے رزق آئے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی

: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(سورۃ الطلاق: آیت ۲، ۳)

ترجمہ: ''اور جو اللہ سے تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لیے (ہر تنگی سے) راستہ نکالتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ! اگر سارے ہی لوگ اس آیت پر عمل کرلیں تو یہ آیت ان سب کو کافی ہوجائے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کسی گناہ کی وجہ سے جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○ (سورۃ النحل: آیت ۱۲۸)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں اور نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

اور ارشاد فرمایا:

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ (سورۃ البقرہ: ۱۹۴)

ترجمہ: ''اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بے شک اللہ تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔''

اور ارشاد فرمایا:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا ○ (سورۃ الطلاق: آیت ۴)

ترجمہ: ''اور جو اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے کاموں کو آسان بنادے گا۔''

صدقہ کی کنجی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ صبح سویرے صدقہ کیا کرو اس لیے کہ مصیبت صدقہ کو پھلانگ کر نہیں آسکتی ہے۔ (مجمع الزوائد)

اور ارشاد فرمایا کہ صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کرتا ہے۔ (ترغیب)

اور ارشاد فرمایا کہ اپنے بیماروں کا صدقہ کے ذریعہ علاج کرو اور اپنے مالوں کی زکوۃ کے ذریعہ حفاظت کرو۔ (بیہقی)

اور ارشاد فرمایا کہ صدقہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(ترمذی)

اور ارشاد فرمایا کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ان میں سے ایک یہ اعلان کرتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ روک کر رکھنے والے کے مال کو ہلاک فرما۔ (بخاری)

اور ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ اے آدم کے بیٹے تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بخاری)

ہر انسان دنیا میں کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ اور اپنے تمام مسائل کا حل چاہتا ہے اور اس کے لیے ہر طرح کی کوشش کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ لیکن بسا اوقات مسائل کو حل کرنے کے لیے وہ طریقہ اختیار کر لیتا ہے کہ مسائل سلجھنے کے بجائے مزید الجھ جاتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ مسائل کے حل کرنے کے لیے صرف ظاہری اسباب پر اعتماد کیے ہوئے ہوتا ہے۔ حالانکہ اسباب محض اسباب ہی ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہیں ان اسباب سے کچھ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ان اسباب کے ساتھ ان اعمال اور دعاؤں کو بھی اختیار کرنا پڑتا ہے جو مسائل کے حل کرنے سے متعلق قرآن وسنت سے منقول ہیں۔ چنانچہ زیر نظر کتاب انہی اعمال اور دعاؤں سے متعلق ہے جس میں مسائل کو حل کرنے کا انتہائی آسان نسخہ بتایا گیا ہے۔ البتہ اس کا حقیقی فائدہ اس وقت ہوگا جب اس کو پورے یقین کے ساتھ کیا جائے اور گناہوں سے مکمل پرہیز کیا جائے۔

تمت بالخیر